معاشرتی علوم
4

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے کسی ٹیسٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کُتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مصنفین

- ڈاکٹر صفدر علی شیرازی پی ایچ ڈی (جغرافیہ)
  ایسوسی ایٹ پروفیسر جغرافیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ڈاکٹر اختر حسین سندھو پی ایچ ڈی (ہسٹری)
  پروفیسر آف ہسٹری، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور
- محمد حسین چوہدری ایم اے (اکنامکس)
  ماسٹر ٹرینر، تربیتی ادارہ ذرائع آب پاشی، لاہور
- رحمان اللہ چوہدری ایم اے (پولیٹیکل سائنس)
  پروفیسر آف پولیٹیکل سائنس، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور

نظرِ ثانی

- ڈاکٹر محبوب حسین پی ایچ ڈی (ہسٹری)
  ایسوسی ایٹ پروفیسر، ہسٹری/ پاکستان سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ڈاکٹر عظمت حیات پی ایچ ڈی (اکنامکس)
  اسسٹنٹ پروفیسر آف اکنامکس، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- پروفیسر محمد علیم اظہر ایم ایس سی (جغرافیہ)
  گورنمنٹ کالج، سبزہ زار، لاہور
- پروفیسر زاہد عزیز خان ایم اے (پولیٹیکل سائنس)
  ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ پولیٹیکل سائنس/ ماس کمیونیکیشن، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، ٹاؤن شپ، لاہور

مدیر

- ملک محمد شریف ایم اے (ہسٹری، معاشیات) ایم ایڈ سینیئر ماہرِ مضمون، گورنمنٹ ہائی سکول، کھاریانوالہ، ضلع شیخوپورہ

ڈائریکٹر (مینو سکرپٹس) : مسز نثار قمر نگرانِ طباعت : شمس الرحمان، ماہرِ مضمون (جغرافیہ)، پی سی ٹی بی، لاہور

ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس) / آرٹسٹ : عائشہ وحید لے آؤٹ سیٹنگ: حافظ انعام الحق

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور ناشر : پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

فہرست مضامین

باب	عنوانات	صفحہ نمبر
1	جُغرافیہ: گلوب اور نقشہ کی مہارتیں	1
2	تاریخ: ہمارا ماضی	11
3	جغرافیہ: ہماری زمین اور اُس کے لوگ	27
4	حکومت: ہمارا نظامِ حکومت	41
5	معاشیات: معاشی انتخاب	50
6	ثقافت: مِل جُل کر رہنے کا طریقہ	55

پیش لفظ

یہ کتاب معاشرتی علوم جماعت چہارم کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے۔اس کی تیاری کے ابتدائی مرحلے میں نصاب 2006ء میں طے شدہ حاصلات تعلّم (SLOs) کو ان سے متعلقہ تمام ٹولز یعنی کتاب، سامان تدریس، تدریسی منصوبہ جات، آزمائشی سرگرمیوں اور ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے بروئے کار لانے کی نصابی تاکید پر عمل کیا گیا۔ ہر ٹول کے لیے حاصلات تعلّم (SLOs) کو مخصوص کیا گیا۔کتاب سے متعلقہ ترجیحی حاصلات تعلّم (Prioritized SLOs) کی روشنی میں اس کتاب کا مسوّدہ تیار کیا گیا جسے ماہرین نصاب اور درسی کتب کی کمیٹی کے سامنے نظر ثانی کے لیے پیش کیا گیا۔ نظر ثانی کمیٹی کی تجاویز و ہدایات کی روشنی میں مسودے کو حتمی شکل دی گئی۔

نظر ثانی کمیٹی نے اپنی ہدایات پر عمل در آمد کو یقینی پا کر مسوّدے کو بچّوں کی ذہنی سطح اور ترجیحی حاصلات تعلّم کے مطابق قرار دے دیا۔ نظر ثانی کمیٹی کی سفارش پر مجاز اتھارٹی نے کتاب کی اشاعت کی منظوری دے دی۔

مزید بر آں سکولوں میں جا کر اساتذہ اور بچوں سے نہ صرف کتاب کے بارے میں اُن کی رائے لی گئی بلکہ کلاس رُوم ورکشاپس کے ذریعے اس کی پری ٹیسٹنگ بھی کی گئی۔کتاب کا تجرباتی ایڈیشن برائے تعلیمی سال 2019 – 20 اشاعت کے بعد آپ کے ہاتھ میں ہے۔کتاب کی مزید بہتری کے لیے آپ کی تجاویز اور قیمتی آراء کا انتظار رہے گا۔

مصنّفین

باب 1 جغرافیہ: گلوب اور نقشہ کی مہارتیں

گلوب اور نقشہ

گلوب اور نقشہ دونوں ہی زمین پر موجود تمام علاقوں اور چیزوں کو دکھاتے ہیں۔گلوب کی شکل ہماری زمین کی شکل سے مِلتی جُلتی ہے اور یہ زمین پر واقع تمام مقامات کو اُن کی اصلی جگہ اور حالت میں دکھاتا ہے۔آج کے دور میں ہمیں زمین کی سطح، اس کی مختلف شکلیں اور مختلف علاقوں کے بارے میں معلومات نقشہ سے ملتی ہیں۔دنیا میں لاکھوں افراد سیاحت کے دوران نقشہ استعمال کرتے ہیں جس سے اُن کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

کسی اونچی عمارت یا بڑے درخت سے اگر نیچے سڑک، ٹریفک اور لوگوں کو دیکھیں تو یہ تمام چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں اور ایک خاکے کی شکل اختیار کرلیتی ہیں۔اسی طرح اگر ہم ایک جگہ کھڑے ہوکر زمین کی سطح کو دیکھیں تو یہ ہمیں چپٹی نظر آئے گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ایک وقت میں پُوری زمین کو مکمل طور پر نہیں دیکھ سکتے بلکہ اس کا صرف چھوٹا سا حصہ دیکھ سکتے ہیں۔اگر ہم زمین کو خلا، بلندی یا ہوائی جہاز کے ذریعے دیکھیں تو یہ ہمیں گول ہی نظر آئے گی۔اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر کسی چیز کو سطح زمین سے اور پھر بلندی سے دیکھیں تو اس کی شکل مختلف دکھائی دیتی ہے۔

گلوب

گلوب

ہم زمین کو اس کی اصل شکل میں ظاہر کرنے کے لیے گلوب کا استعمال کرتے ہیں۔ایک خاص پیمانے کے مطابق بنائے گئے زمین کے نمونے یا نقل کو گلوب کہتے ہیں۔یہ گول شکل کا ہوتا ہے جیسے کہ ہماری زمین گول ہے۔گلوب دراصل زمین کا ایک چھوٹا سا ماڈل ہوتا ہے جس پر دنیا کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔ گلوب پر برِّ اعظموں، سمندروں، ملکوں اور شہروں وغیرہ کو دکھایا جاتا ہے۔ہم گلوب پر دنیا کو آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔

فرض کریں کہ ہم گلوب کے درمیان میں سے ایک سلاخ

گزارتے ہیں، اس سلاخ کا اوپر والا سرا قطب شمالی کی طرف جبکہ نیچے والا قطب جنوبی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

نقشہ

کاغذ پر زمین یا زمین کے کسی خاص علاقے کو دکھانے کے طریقے کو نقشہ کہتے ہیں۔ نقشہ ہمیں دکھاتا ہے کہ کوئی جگہ یا کوئی چیز زمین پر کہاں موجود ہے۔ چنانچہ کسی ہموار سطح یا کاغذ پر زمین یا اس کے چھوٹے یا بڑے حصے کو خاص علامات (Conventional Signs) کے ذریعے دکھانے کو نقشہ کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ پیمانے کے مطابق ہوتا ہے۔ نقشہ زمین کے کسی حصے، وہاں کے جغرافیائی حالات کے بارے میں معلومات پیش کرتا ہے۔ نقشہ کسی مکان، عمارت یا گاؤں کا بھی ہو سکتا ہے۔ اسے آسانی سے سمجھانے کے لیے مختلف رنگوں، الفاظ اور علامات کا استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دنیا کا نقشہ

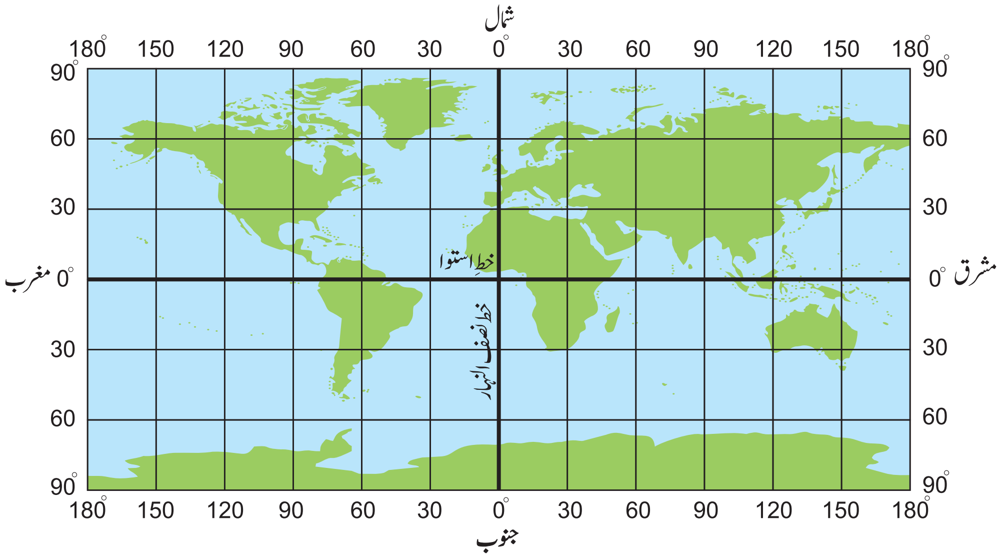

اٹلس آف پاکستان فرسٹ ایڈیشن، پرنٹرز: ڈائریکٹر میپ پبلیکیشن، راولپنڈی

گلوب اور نقشہ میں فرق

1- بنیادی طور پر گلوب گول ہوتا ہے۔ گلوب پوری زمین کا ایسا خاکہ یا ماڈل ہوتا ہے جو بڑے گیند کی شکل کا ہوتا ہے۔ گلوب پر زمین کا کوئی خاص حصہ ہی نہیں دکھایا جاتا بلکہ اس پر پوری دنیا کو دکھایا جاتا ہے۔

2- نقشہ ہموار سطح پر بھی بنایا جا سکتا ہے اور یہ کسی چھوٹے یا بڑے علاقے یعنی کوئی ملک، شہر، گاؤں، دریا، سمندر، پہاڑ اور فصلوں کے پیداواری علاقے وغیرہ کو ظاہر کرنے کے لیے بھی بنایا جا سکتا ہے۔

3- گلوب پر برِّاعظموں اور سمندروں کی شکل اور جغرافیائی حدود درست ہوتی ہیں جبکہ علاقوں کی تفصیلات کم ہوتی ہیں۔

4- گلوب پر برِّاعظموں، سمندروں اور مختلف علاقوں کو زیادہ تفصیل سے نہیں دکھایا جاسکتا جبکہ نقشہ پر ان کی تفصیلات زیادہ دکھائی جاسکتی ہیں۔

گلوب اور دنیا کے نقشہ پر برِّاعظموں اور بحروں کی نشاندہی کرنا

برِّ اعظم

ہماری زمین پر موجود خشکی کے بڑے قطعے/ حصے کو برِّاعظم جبکہ پانی کے بڑے حصے کو بحر کہتے ہیں۔گلوب یا نقشہ پر نظر ڈالنے سے پتا چلتا ہے کہ پانی کے حصوں کی طرح خشکی بھی کئی چھوٹے بڑے حصوں میں تقسیم ہے۔ دنیا میں سات برِّاعظم ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1- برِّاعظم ایشیا　2- برِّاعظم یورپ　3- برِّاعظم افریقہ　4- برِّاعظم آسٹریلیا

5- برِّاعظم شمالی امریکہ　6- برِّاعظم جنوبی امریکہ　7- برِّاعظم انٹارکٹیکا

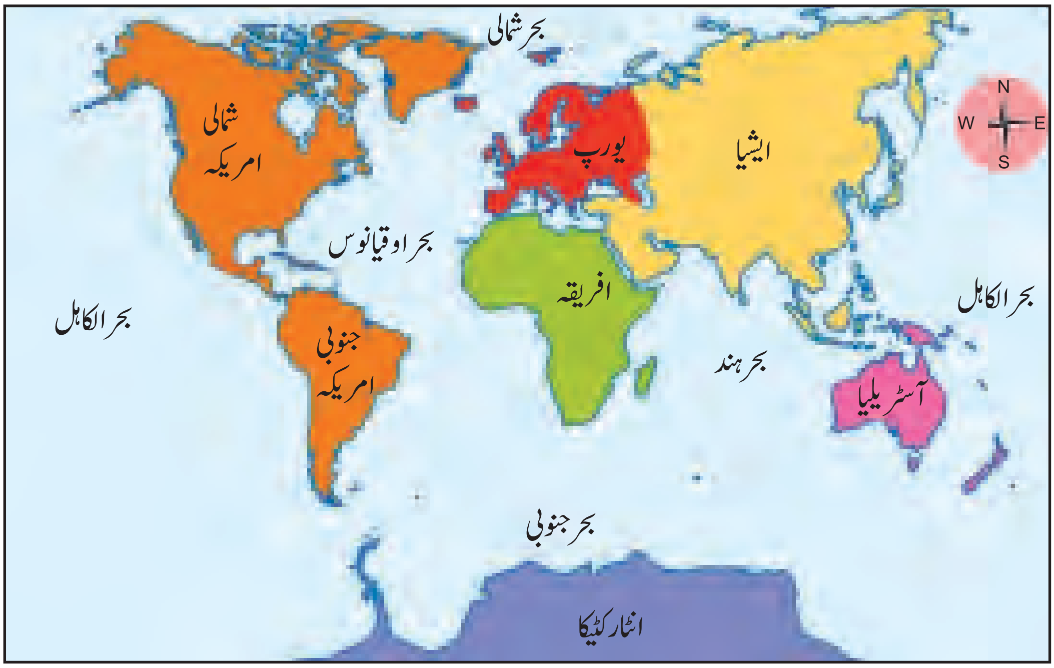

اٹلس آف پاکستان فرسٹ ایڈیشن، پرنٹرز: ڈائریکٹر میپ پبلیکیشن، راولپنڈی

دُنیا کے براعظموں اور بحروں کا نقشہ

بحر

دنیا میں درج ذیل پانچ بڑے بحر ہیں:

1- بحرُ الکاہل 2- بحرِ اوقیانوس 3- بحرِ ہند 4- بحرِ شمالی 5- بحرِ جنوبی

نقشہ کے عناصر

نقشہ درج ذیل حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔نقشہ کو بنانے اور سمجھنے کے لیے ان اجزاء/عناصر کے بارے میں جاننا ضروری ہے:

1- عُنوان 2- علامات 3- سمتیں
4- پیمانہ 5- خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد

1- عُنوان

نقشہ کے سب سے اوپر عُنوان لکھا ہوتا ہے۔کوئی نقشہ عُنوان کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔عنوان ہمیں بتاتا ہے کہ یہ نقشہ کس جگہ کا ہے اور کس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے مثلاً یہ نقشہ کس ضلع، شہر، صوبے یا ملک کا ہے اور اس میں سڑکیں، فصلیں یا جنگلات کو دکھایا گیا ہے۔

2- علامات

زمینی اشکال ظاہر کرنے کے لیے نقشہ جات پر کچھ خاص نشانیاں استعمال کی جاتی ہیں۔نقشہ کو سمجھنے کے لیے ان نشانیوں کا پتا ہونا ضروری ہے۔ یہ علامات کہلاتی ہیں۔ نقشہ پر علامات کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب نقشہ پر زمینی اشکال ظاہر کی جائیں یا ان کا بیان درج کرنے کی جگہ نہ ہو۔ خدوخال ظاہر کرنے کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ ان کے لیے علامات استعمال کی جائیں۔ ان کی شناخت میں سہولت پیدا کرنے کے لیے ایسی علامات مقرر کی جاتی ہیں جو اپنے متعلقہ زمینی نقوش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ملتی جلتی ہوں۔ یہ علامات بہت سادہ ہوتی ہیں تا کہ نقشہ پر آسانی سے دکھائی جا سکیں۔ چند اہم خدوخال کی رواجی علامات درج ذیل ہیں:

1- بلندی والے خدوخال یعنی پہاڑ، سطحِ مرتفع وغیرہ کو بھورے رنگ کے مختلف شیڈوں سے دکھایا جاتا ہے۔

2- آبی خدوخال یعنی سمندر، دریا، نالے اور جھیلیں وغیرہ نیلے رنگ سے دکھائے جاتے ہیں۔

3- درخت، جنگلات اور دوسری نباتات، سبز رنگ سے ظاہر کی جاتی ہیں۔

4- انسان کے بنائے ہوئے/مصنوعی خدوخال مثلاً سڑکیں، ریلوے لائنیں اور بستیاں وغیرہ عام طور پر سیاہ یا سُرخ رنگ سے ظاہر کیے جاتے ہیں۔

5- اس کے علاوہ ڈاک خانہ (Post Office) انگریزی زبان کے حروف P.O. اور تھانہ (Police Station) کو P.S. سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

ویسے تو مختلف ملکوں کے نقشہ جات کے لیے استعمال ہونے والی علامات ایک جیسی نہیں ہیں، لیکن ان کے مقرر کرنے کے لیے ایک ہی طریقہ مدِنظر رکھا جاتا ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ کوئی خدوخال جس طرح اوپر سے نظر آئے اسی طرح اس کی علامت بنالی جاتی ہے۔

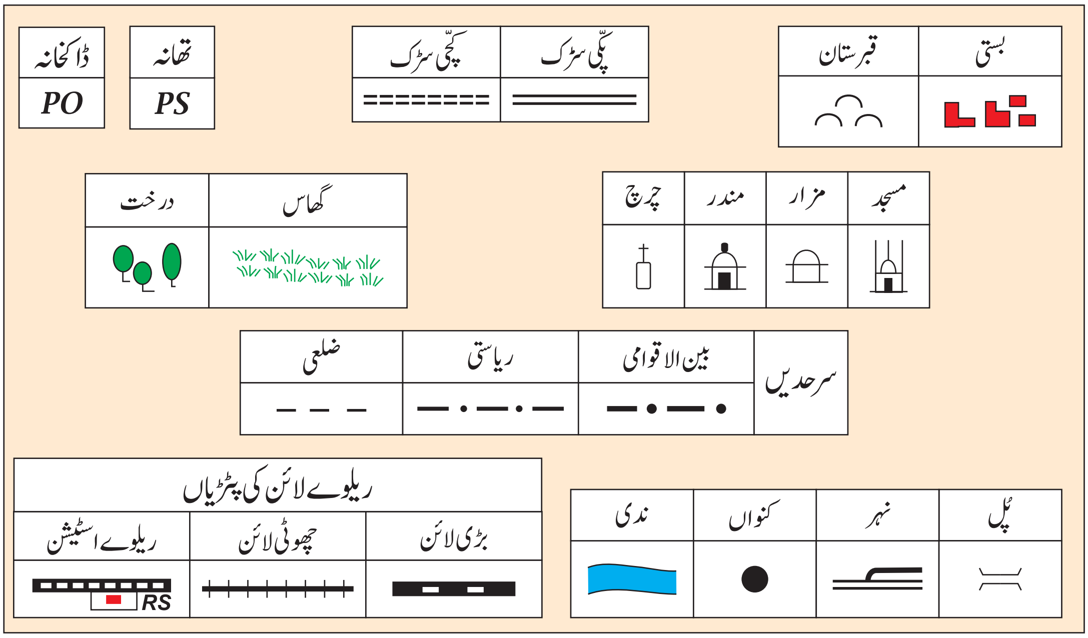

3- سمتیں

ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں مشرق، مغرب، شمال اور جنوب چار بنیادی سمتیں (Cardinal Directions) ہیں۔ ان کے درمیان اور بہت سی دوسری ثانوی سمتیں (Secondary or Intermediate Directions) ہوتی ہیں مثلاً شمال مشرق،

جنوب مغرب، شمال مغرب اور جنوب مشرق وغیرہ۔

سمتیں معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صبح کے وقت سورج نکلنے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو وہ سمت مشرق ہوگی۔ آپ کی پشت پر مغرب، دائیں طرف جنوب اور بائیں طرف شمال ہوگا۔

ایک سکول کے محلِ وقوع کا نقشہ

دیے گئے نقشہ میں سکول کے شمال میں ایک ہسپتال واقع ہے۔ سکول کے مشرق کی طرف مسجد ہے۔ سکول کے جنوب کی طرف پانی کا تالاب ہے اور مغرب میں پولیس اسٹیشن ہے۔ یہ بنیادی اطراف ہیں۔

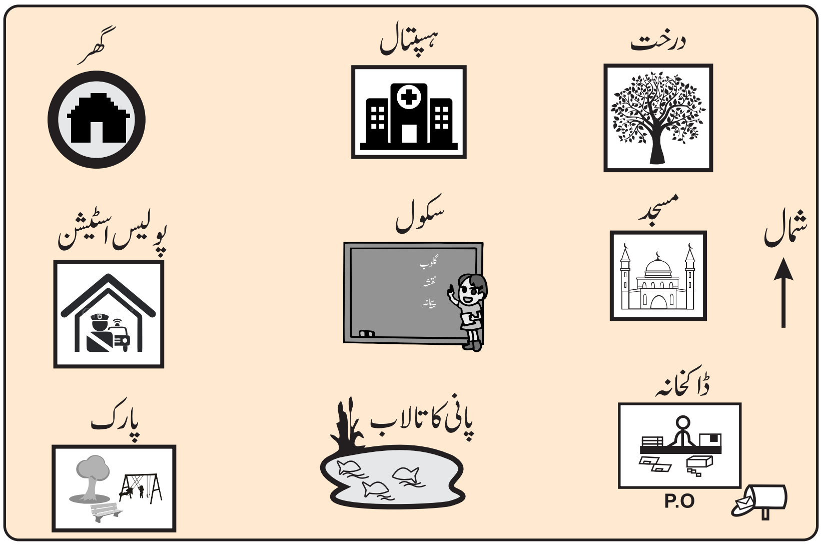

سرگرمی:

نقشہ میں ایک گھر دکھائیں جس کے اطراف میں مختلف مقامات کو دکھایا جائے۔ نقشہ میں دیے گئے مختلف مقامات کا بنیادی اور ثانوی اطراف کے لحاظ سے تعین بھی کیا جائے۔

4- پیمانہ

جس جگہ یا علاقے کا نقشہ بنایا جاتا ہے اس میں نقشہ اور جگہ کے درمیان پیمائش کی نسبت ہوتی ہے۔ ہر نقشہ اپنے

متعلقہ علاقے کے ساتھ ایک خاص پیمائشی نسبت رکھتا ہے اور اس نسبت کو جُغرافیہ میں پیمانہ کہا جاتا ہے۔ پیمانے کی مدد سے جو نقشہ بنایا جائے وہ اصل علاقے کے مطابق ہوتا ہے۔ پیمانے کے بغیر کسی مقام کا صحیح نقشہ بنانا ممکن نہیں ہے۔

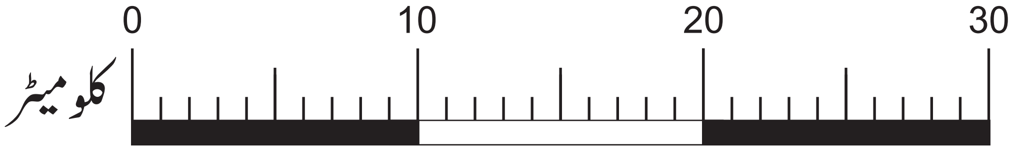

سطح زمین کے کوئی سے دو مقامات کے درمیانی فاصلہ کو جس نسبت سے نقشہ پر ظاہر کیا جاتا ہے اس نسبت کو پیمانہ یا سکیل (Scale) کا نام دیا جاتا ہے۔ پیمانہ جتنا چھوٹا ہوگا نقشہ اسی نسبت سے بڑا ہوگا، پیمانہ جتنا بڑا ہوگا نقشہ اسی قدر چھوٹا ہوگا۔

5- خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد

دنیا کے مختلف مقامات کے مطالعے کے لیے سب سے پہلے ان کا محلِ وقوع جاننا ضروری ہے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو، تو اس کو صحیح جگہ پر دکھانا ناممکن ہوتا ہے۔ نقشہ پر کسی بھی مقام کی صحیح نشاندہی کرنے کے لیے خطِ عرض بلد اور خطِ طول بلد کی ضرورت پڑتی ہے۔

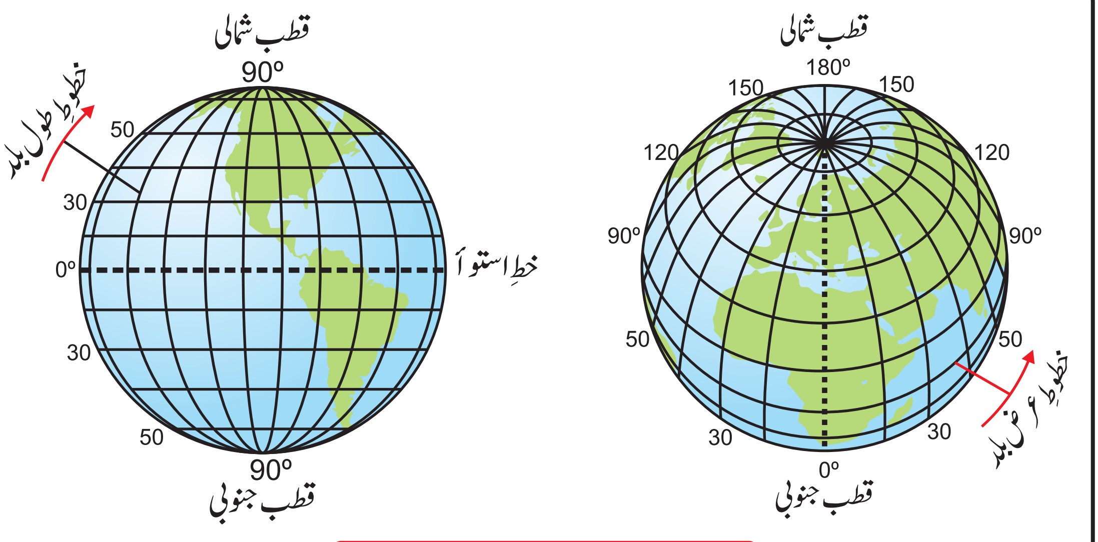

اٹلس آف پاکستان فرسٹ ایڈیشن، پرنٹرز: ڈائریکٹر میپ پبلیکیشن، راولپنڈی

اگر آپ ایک گلوب پر دنیا کا نقشہ دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ خطِ استوا کے متوازی اور اس کے عموداً لکیریں کھینچی گئی ہیں۔ یہ عرض بلد اور طول بلد کے خطوط ہیں۔ ایسے خطوط جو خطِ استوا کے متوازی کھینچے جاتے ہیں، خطوطِ عرض بلد

کہلاتے ہیں۔خطوطِ عرض بلد کا شمار خطِ استوا سے کیا جاتا ہے۔اس لیے خط استوا پر جو مقامات واقع ہیں ان کا عرض بلد صفر ہے۔اس کے برعکس عموداً خطوط جو قطبین پر آپس میں ملتے ہیں، خطوطِ طول بلد کہلاتے ہیں۔

نیچے دیے گئے نقشے میں نقشے کے عناصر دکھائے گئے ہیں۔

عنوان ⟵ نقشہ پاکستان (سیاسی تقسیم)

نقشہ جات کا استعمال، اہمیت اور افادیت

1- نقشہ جات کی جُغرافیہ دانوں اور عام لوگوں کے نزدیک بہت زیادہ اہمیت ہے۔آج کل زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔دنیا کے مختلف مقامات کے مطالعے کے سلسلے میں سب سے پہلے ان کا محلِ وقوع جاننا ضروری ہوتا ہے جو کہ نقشہ کی مدد سے آسانی سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

2- نقشہ سے نہ صرف کسی جگہ کی صحیح نشاندہی کی جاسکتی ہے بلکہ اس جگہ کے حالات کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ نقشہ کے ذریعے مختلف علاقوں کے صحیح مقام اور حدود وغیرہ کی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ موسم، پہاڑ، جنگلات، میدان، آبادی کی تقسیم اور فصلوں کے پیداواری علاقوں وغیرہ کا بخوبی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

3- نقشہ کے ذریعے مختلف مقامات کی سمتیں بھی معلوم کی جاسکتی ہیں۔ بحری و ہوائی جہازوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے کے لیے نقشہ جات سے ہی مدد لی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں بھی نقشہ جات کی مدد سے اپنی منزل پر آسانی سے پہنچ جاتی ہیں۔

4- نقشہ دنیا، براعظموں، ملکوں، شہروں اور دیہاتوں کے متعلق عام معلومات پیش کرتا ہیں۔

5- نقشہ ایک چھوٹے علاقے کے بارے میں کافی تفصیلات فراہم کرتا ہے مثلاً اس علاقے کے اونچے اور نیچے حصے، دریا، جنگل، گاؤں، پگڈنڈیاں، سڑکیں، ریلوے لائن، نہریں اور کنویں وغیرہ دکھائے جاتے ہیں۔

مشقی سوالات

1- سوالات کے جواب دیں۔

i- نقشہ کی تعریف کریں۔

ii- گلوب سے کیا مراد ہے؟

iii- نقشہ اور گلوب میں فرق لکھیں۔

iv- دنیا میں کتنے برِّ اعظم ہیں؟

v- نقشہ کے کتنے اجزاء ہوتے ہیں؟ ان کے نام لکھیں۔

vi- نقشہ میں علامات کیوں استعمال کی جاتی ہیں؟

vii- نقشہ کے عنوان سے کیا مراد ہے؟

viii- بنیادی سمتوں سے کیا مراد ہے؟

ix- سمت کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

-2 خالی جگہ پُر کریں۔

-i	بنیادی سمتوں کی تعداد..............ہے۔	(دو	تین	چار	پانچ)
-ii	نقشہ کے اجزا..............ہیں۔	(دو	چار	پانچ	چھے)
-iii	نیلا رنگ.............. کو ظاہر کرتا ہے۔	(درخت	پانی	پہاڑ	عمارت)
-iv	دنیا میں .... بحر یا بڑے سمندر ہیں۔	(تین	پانچ	سات	دس)
-v	دنیا میں .... برِّ اعظم ہیں۔	(تین	پانچ	سات	نو)

عملی کام (سرگرمیاں)

-i اپنے سکول کے اردگرد کی جگہوں کے نام چار بنیادی سمتوں کے لحاظ سے بتائیں۔

-ii ٹیچر طلبہ کو نقشہ پر دی گئی علامات، خطوط اور رنگوں کی اچھی طرح پہچان کرائیں۔

-iii پیمانہ استعمال کر کے دو مقامات کے درمیان فاصلہ معلوم کریں۔

-iv استاد بچوں کو اپنے سکول اور اِس کے اِردگرد کے علاقہ کا نقشہ بنا کر نقشہ جات کے استعمال کی اہمیت پر روشنی ڈالے۔

باب 2

تاریخ: ہمارا ماضی

صوبہ پنجاب کے تاریخی واقعات

پنجاب دو الفاظ ''پنج'' اور ''آب'' سے مل کر بنا ہے۔جس کو پانچ دریاؤں کی دھرتی یعنی پنجاب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔پنجاب کے مشرق میں بھارتی پنجاب، شمال مشرق میں آزاد کشمیر اور جموں و کشمیر (متنازعہ علاقہ)، شمال مغرب میں خیبر پختونخوا، جنوب میں سندھ اور جنوب مغرب میں بلوچستان واقع ہے۔لاہور صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے۔لاہور اُس وقت بھی دارالحکومت تھا جب پنجاب میں دہلی سے لے کر افغان علاقے اور کشمیر شامل تھے۔صُوبہ پنجاب کا کل رقبہ 205,344 مربع کلومیٹر ہے اور یہ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

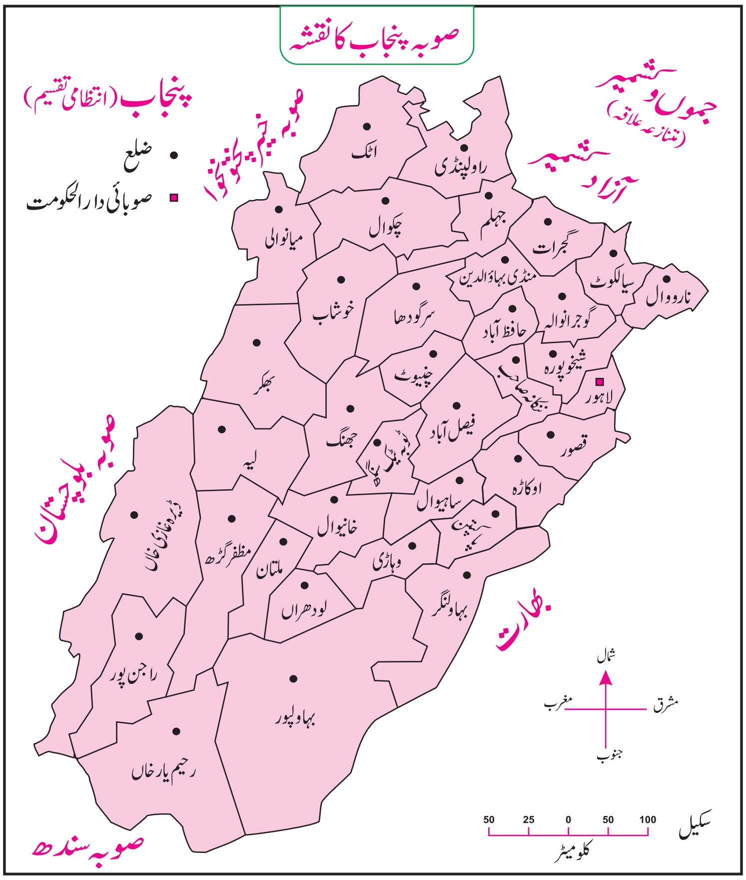

پنجاب کے اہم تاریخی واقعات کی زمانی ترتیب:

صوبہ پنجاب میں رونما ہونے والے اہم واقعات کو ترتیب وار بیان کیا جاسکتا ہے۔

2500 - 1500 قبل مسیح (ق-م)	ہڑپہ کی تہذیب
1500 - 700 ق۔م	آریا تہذیب
563 ق۔م	گوتم بُدھ کی پیدائش
326 ق۔م	سکندرِ اعظم کا حملہ
273 - 232 ق۔م	اشوکا کا دورِ حکومت
712 عیسوی (ء)	محمد بن قاسم کی سندھ اور ملتان میں آمد
1000ء	محمود غزنوی کے حملے
1192 - 1206ء	غوری دورِ حکومت
1206 - 1526ء	سلاطینِ دہلی کا دورِ حکومت
1469ء	بابا گورو نانک دیو کی پیدائش اور سِکھ مذہب کا آغاز
1526 - 1857ء	مُغلیہ دورِ حکومت
1540 - 1555ء	سُوری دورِ حکومت
1801 - 1849ء	سِکھ دورِ حکومت
1849-1947ء	پنجاب پر انگریزوں کا قبضہ
1919ء	جلیانوالہ قتلِ عام
1930ء	خُطبہ الٰہ آباد
1940ء	قراردادِ لاہور/قرارداد پاکستان
1946ء	مسلم لیگ کی انتخابات میں کامیابی
1947ء	پاکستان کا قیام

اہم معلومات

☆ ق۔م قبلِ مسیح یعنی حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی پیدائش سے پہلے کے دور کو قبل مسیح اور پیدائش کے بعد کے دور کو عیسوی کہتے ہیں۔

پنجاب کی تاریخ اور مختلف ادوار کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے:

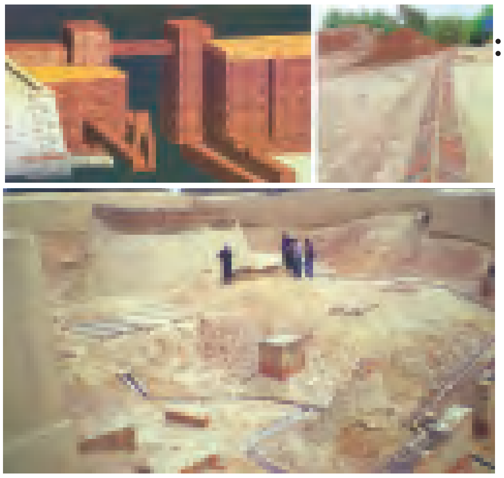

ہڑپہ کے کھنڈرات کا ایک منظر

1۔ ہڑپہ کی تہذیب (2500 - 1500 قبل مسیح)

کسی علاقے میں ظاہر ہونے والی منظّم زندگی یا معاشرہ کو تہذیب کہتے ہیں۔ رسم الخط، تجارت، خوشی غمی کی سرگرمیاں، عمارتیں، رہن سہن اور شادی بیاہ کے رسم ورواج، تہذیب کی لازمی علامتیں ہیں۔ ہڑپہ کی تہذیب پنجاب سے جنوبی ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھی۔

ہڑپہ کے آثار موجودہ ساہیوال شہر کے قریب عظیم فنِ تعمیر، رہن سہن، خوبصورت اور منظم زندگی کی گواہی دے رہے ہیں۔ ہڑپہ کے بہادر اور محنت کش لوگ کھیتی باڑی کرتے تھے۔اس کے بعد آریاؤں کے حملے کی وجہ سے ہڑپہ کی تہذیب نیست ونابود ہوگئی۔

اہم معلومات

☆ ہڑپہ کے آثار کی دریافت 21-1920ء میں ہوئی۔

2۔ آریا تہذیب (1500 - 700 قبل مسیح)

پنجاب زرخیز زمین ہونے کی وجہ سے خوشحال علاقہ تھا۔ یہاں کے لوگ ایک مطمئن زندگی بسر کرتے آرہے تھے۔جب بھوک کے ستائے ہوئے آریا لوگ پنجاب پر حملہ آور ہوئے تو اس وقت پنجاب کے لوگ جنگی ہتھیاروں کے استعمال سے ناواقف تھے،اس لیے آریا پنجاب پر قابض ہوگئے۔

اہم معلومات

☆ وادیٔ سندھ میں کھدائی کے دوران جنگی ہتھیار نہیں ملے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگ امن اور محبت کی زندگی کو پسند کرتے تھے۔

☆ آریاؤں کے بعد گندھارا تہذیب کے آثار ٹیکسلا میں ملتے ہیں۔

3۔ گوتم بُدھ کی پیدائش(563 قبل مسیح)

گوتم بُدھ کا مجسمہ

گوتم بُدھ (سدھارتھ) نیپال کا شہزادہ تھا۔ اس نے غریب پرور مزاج پایا تھا۔دُوسروں کے دکھوں اورغربت نے اُسے شاہی زندگی سے دُور کر دیا۔ وہ نا انصافی کے خلاف تھا اورسچائی،حق اورنجات کی تلاش میں پھرتا رہا۔گوتم بُدھ نے سنسکرت زبان کی بجائے عام لوگوں کی زبان''پالی''میں نیکی اورانسانیت کی تبلیغ کی۔

اہم معلومات

☆ بُدھ مت مذہب کا بانی گوتم بُدھ تھا۔

4۔ سکندرِاعظم کا پنجاب پر حملہ(326 قبل مسیح)

سکندرِاعظم کا مجسمہ

سکندرِاعظم یونان کے شہر مقدوُنیہ میں پیدا ہوا۔مشہور یونانی مفکّر ارسطو کی تربیت نے اس کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالا۔ یونان چونکہ ایران کی غلامی میں رہا لہٰذا سکندر اس کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ ایران کو فتح کرنے کے بعد سکندر 326 قبل مسیح میں پشاور کے راستے پنجاب پر حملہ آور ہوا۔اُسے اپنی طاقت پر غرور تھا مگر پنجاب کے دلیر لوگوں کی مزاحمت نے اُسے حیران کر دیا۔

راجا پورس نے دریائے جہلم کے کنارے سکندر کے ساتھ لڑائی میں بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ سکندر فتح حاصل نہ کر سکا اور صلح کر کے حکومت راجا پورس کے حوالے کر کے آگے بڑھ گیا۔ یاد رہے کہ سکندر ہندوستانی مہم کے دوران زخمی ہوا اور کچھ عرصہ بعد دنیا سے چل بسا۔

اہم معلومات

☆ سکندر کا تعلق یونان سے تھا اور وہ ارسطو کا شاگرد تھا۔

5۔ اشوکا کا دورِ حکومت (273-232 قبل مسیح)

اشوکا

اشوکا نے 273 قبل مسیح سے 232 قبل مسیح تک ہندوستان پر حکومت کی۔ اشوکا "موریہ" سلطنت کا سب سے طاقتور حکمران تھا۔

اس نے بُدھ مت مذہب اختیار کرلیا۔ اشوکا کی سلطنت میں کوہِ ہندوکش سے لے کر کشمیر، افغانستان، بلوچستان، میسور اور بنگال تک کا علاقہ شامل تھا۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ برِصغیر کی تاریخ کا عظیم بادشاہ تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان پر بہت سے غیر ملکی حکمرانوں نے حکومت کی مگر اشوکا ہندوستان کا ہی رہنے والا اور دانشمند حکمران تھا۔

6۔ محمد بن قاسم کا سندھ اور ملتان پر حملہ (712 عیسوی)

محمد بن قاسم

محمد بن قاسم سے پہلے عرب تاجروں کے ذریعے اسلام ہندوستان پہنچ چکا تھا مگر سندھ اور ملتان کی فتح کا سہرا محمد بن قاسم کے سر ہے، جس نے 712ء میں راجا داہر کو شکست دے کر ہندوستان میں مسلم حکومت قائم کی۔ محمد بن قاسم نے فتح کے بعد غیر مسلموں کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا اور انہیں اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دی۔ اس نے، ہندو اور بدھ مت رہنماؤں کو وظائف دیئے۔ اس کے اس حُسنِ سلوک کی وجہ سے بہت سے لوگ مسلمان ہوگئے۔

اہم معلومات

- ☆ محمد بن قاسم سندھ پر سمندری راستہ سے حملہ آور ہوا۔
- ☆ بندرگاہ دیبل (موجودہ کراچی) صوبہ سندھ میں واقع ہے۔

7۔ پنجاب میں غزنوی حکومت کا قیام (1021ء)

سلطان محمود غزنوی 971ء میں افغانستان کے شہر غزنی میں پیدا ہوئے۔ 1000ء میں محمود غزنوی نے پنجاب کی

سرسبز وشاداب دھرتی پر حملہ کیا۔محمود غزنوی نے پنجابیوں کے بہادرانہ مقابلے کے باوجود پنجاب پر قبضہ کرلیا۔سلطان محمود غزنوی کے حملوں کا اہم ترین پہلو صوفیاءِ کرامؒ کی پنجاب میں آمد تھی۔ حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ بھی غزنوی دورِ حکومت میں لاہور آئے۔آپ کی تعلیمات نے بہت سے لوگوں کو متاثر کیا اور وہ مسلمان ہوگئے۔پنجاب سو سال تک غزنوی حکمرانی کے ماتحت رہا۔اس سلطنت کا دارالحکومت لاہور ہی تھا۔

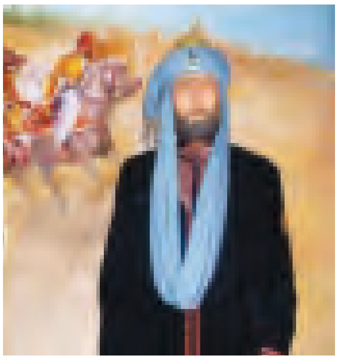

سلطان محمود غزنوی

اہم معلومات

☆ پنجاب کا پہلا مسلمان حاکم ملک ایاز تھا جو کہ محمود غزنوی کا غلام تھا۔

☆ پنجاب کے لوگ صوفیاءِ کرامؒ کی محبت،مساوات اور سادہ زندگی کے پیغام سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے۔

8۔ غوری دورِ حکومت (1192 - 1206ء)

سلطان شہاب الدّین غوری نے 1192ء میں ترائن کی دوسری جنگ میں پرتھوی راج کو شکست دی۔ پنجاب پر قبضہ کر کے اس نے ہندوستان میں مسلم حکومت قائم کی۔غوری اپنے غلاموں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتا تھا۔اس کا ایک غلام قطب الدّین ایبک اسی شفقت کی وجہ سے فوج کا جرنیل بنا اور پھر حکمران بن گیا۔1206ء میں پنجاب کی بغاوت کو ختم کرنے کے لیے غوری پنجاب میں داخل ہوا مگر غزنی واپس جاتے ہوئے ایک کھوکھر ہندو نے اُس کے خیمے میں گھس کر اُسے قتل کر دیا۔شہاب الدّین غوری نے اپنے غلاموں کو اپنے بچوں کی طرح پیار کیا جو بعد ازاں بڑے عہدوں تک پہنچے۔

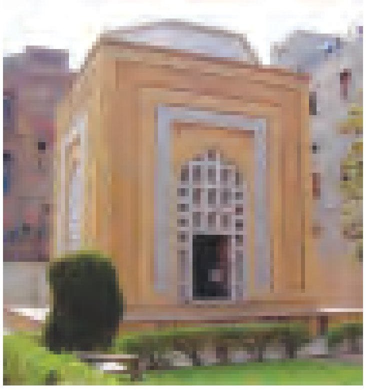

قطب الدّین ایبک کا مقبرہ

اہم معلومات

☆ شہاب الدّین غوری کا مقبرہ سوہاوہ ضلع جہلم کے قریب ہے۔

☆ شہاب الدّین غوری کو ایک پنجابی راجپوت نے قتل کیا۔

☆ قطب الدّین ایبک کا مقبرہ انارکلی لاہور میں ہے۔

☆ ملک ایاز کا مقبرہ رنگ محل،لاہور میں ہے۔

9۔ سلاطین دہلی کا دورِ حکومت (1526-1206ء)

غوری سلطنت کا دارالحکومت ابتدا میں غزنی سے دہلی منتقل کر دیا گیا لہٰذا یہ سلطنت "سلطنتِ دہلی" کے نام سے مشہور ہوئی۔ 1206ء میں سلطان شہاب الدّین غوری کے قتل کے بعد اس کا غلام قطب الدّین ایبک ہندوستان کا حکمران بنا۔ سلاطینِ دہلی میں خاندانِ غلاماں، خلجی، تُغلق، سادات اور لودھی شامل تھے جنھوں نے 320 سال تک ہندوستان پر حکومت کی۔ تمام حکمرانوں نے ہندوستان میں امن و امان کو بحال کیا اور پنجاب کے بہادر لوگوں کو فوج اور دوسرے انتظامات کا حصہ بنایا۔

اہم معلومات

☆ 1526ء میں ظہیرالدین بابر نے سکندر لودھی کو پانی پت کے میدان میں شکست دی اور مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

10۔ بابا گورو نانک دیو کی پیدائش اور سِکھ مذہب کا آغاز

بابا گورونانک دیو

سِکھ مذہب کے بانی گورونانک دیو 1469ء میں پنجاب کے شہر تلونڈی (ننکانہ صاحب) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کالو مہتا کھتری، حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سے عقیدت رکھتے تھے۔ گورونانک نے سید حسن سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ فقیروں اور صوفیاءِ کرام کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ بُتوں کی پوجا کے خلاف تھے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل تھے۔ سِکھ مذہب کی کتاب گرنتھ صاحب میں مسلمان صوفیاءِ کرام کا کلام بھی شامل ہے۔ سِکھ مذہب کے آخری گورو کا نام گورو گوبِند سِنگھ ہے۔ پنجاب، فکری اعتبار سے بھی بہت زرخیز دھرتی ثابت ہوا ہے۔

اہم معلومات

☆ گورونانک دیو سِکھ مذہب کے بانی تھے۔
☆ جہاں سِکھ عبادت کرتے ہیں اسے گردوارہ کہتے ہیں۔
☆ سِکھوں کی مقدس کتاب کا نام گورو گرنتھ صاحب ہے۔
☆ سِکھ پنجابی بولتے ہیں مگر رسم الخط گورمکھی ہے۔

11۔ مُغلیہ دورِحکومت (1526 - 1857ء)

ظہیرالدین بابر

ہمایوں

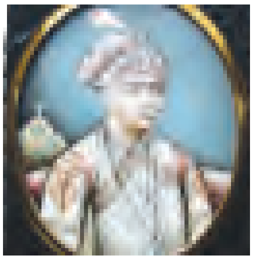
اکبرِاعظم

ملکہ نُورجہاں

ظہیرالدین بابر نے 1526ء میں ہندوستان میں مغلیہ حکومت کی بنیاد رکھی۔مغلیہ دور کے دیگر مشہور حکمرانوں میں ہمایوں، اکبرِاعظم، جہانگیر، شاہجہان اور اورنگزیب شامل تھے۔مغل بادشاہوں کے دورِحکومت میں بہت سے قلعے اور شاندار عمارات تعمیر کی گئیں جو کہ ہمارے لیے تاریخی ورثہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ان عمارات میں شاہ جہاں کے تعمیر کردہ تاج محل کا شمار دُنیا کے عجائبات میں ہوتا ہے۔مغل دورِ حکومت میں انصاف کا بول بالا ہوا اور فنونِ لطیفہ کو فروغ حاصل ہوا۔اورنگزیب کی وفات کے بعد مغلیہ حکومت زوال کا شکار ہوگئی۔

12۔ سُوری دورِحکومت (1540-1555ء)

شیرشاہ سُوری

شیرشاہ سُوری کا اصل نام فرید خان تھا۔اس کا دور مختلف شعبوں میں ترقی کے لحاظ سے برّصغیر کی تاریخ میں سنہری دور کہلاتا ہے۔اس نے نظم ونسق کا بہترین نظام، عام آدمی کو انصاف کی فراہمی، بنگال سے کابل تک جی ٹی روڈ کی تعمیر اور چاندی کے سکوں پر مشتمل کرنسی کا نظام وغیرہ متعارف کرایا۔شیرشاہ سُوری نے جہلم کے قریب قلعہ روہتاس تعمیر کروایا۔سُوری خاندان نے ہندوستان پر 15 سال حکومت کی۔

اہم معلومات

- ☆ شیرشاہ سُوری نے مغل بادشاہ ہمایوں سے حکومت چھینی تھی۔
- ☆ جہلم کے قریب قلعہ روہتاس بھی شیرشاہ سُوری نے تعمیر کروایا۔
- ☆ شیرشاہ سُوری نے جی ٹی روڈ بنوائی۔

13۔ سِکھ دورِحکومت (1801-1849ء)

اٹھارویں صدی میں مُغل حکومت کمزور ہوئی تو پنجاب میں سِکھوں نے زور پکڑا اور رفتہ رفتہ پورے پنجاب پر

قابض ہو گئے۔ مہاراجا رنجیت سِنگھ، سِکھ دورِ حکومت کا دلیر اور مشہور حکمران تھا۔ سِکھوں نے 1801ء سے 1849ء تک پنجاب پر حکومت کی۔ آخر کار 1849ء میں انگریزوں نے سِکھوں کو شکست دے کر پنجاب پر قبضہ کرلیا۔ مہاراجا رنجیت سِنگھ کی حکومت میں افغانستان کے کئی علاقوں سمیت کشمیر اور پنجاب بھی شامل تھا۔ رنجیت سِنگھ کی حکومت میں کسی بیرونی حملہ آور کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

رنجیت سِنگھ

اہم معلومات

- ☆ مہاراجا رنجیت سِنگھ کا تعلق گوجرانوالہ سے تھا۔
- ☆ مہاراجا رنجیت سِنگھ کے دور میں کئی افغان علاقے بھی پنجاب کا حصہ تھے۔

14۔ انگریزوں کا دورِ حکومت (1849-1947ء)

پنجاب کے لوگوں کی محنت کشی اور زمین کی زرخیزی نے انگریزوں کی نظر میں پنجاب کی اہمیت میں بہت اضافہ کر دیا۔ پنجاب پر انگریزوں کا اقتدار 1849ء سے شروع ہوا۔ انگریزوں نے پہلی مرتبہ پنجاب میں قانون کی حکمرانی قائم کی اور عوام کے لیے تعلیم کا حصول ممکن بنایا۔ نہری نظام، ریلوے، پولیس قائم کی اور عدالتوں کو انتظامیہ سے الگ کر دیا۔ انگریزوں نے پہلی مرتبہ پنجاب میں عام انتخاب کروائے جس میں چند فی صد پنجابیوں کو ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔ انگریز حکومت کے خلاف اکثر تحریکیں بھی پنجاب سے شروع ہوئیں۔

اہم معلومات

- ☆ انگریزوں نے بااثر لوگوں کو زمینیں دیں۔ بدلے میں وہ انگریزوں کے وفادار رہے۔
- ☆ انگریزوں نے نئے شہر آباد کیے۔ فیصل آباد کا پرانا نام لائل پور اور ساہیوال کا پرانا نام منٹگمری تھا۔
- ☆ پنجاب، محنتی اور مہمان نواز لوگوں کی دھرتی ہے۔

15۔ آل انڈیا مسلم لیگ

پنجاب کے مسلمانوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی۔ ''جناح - سکندر'' معاہدہ کے مطابق پنجاب اسمبلی کے مسلم ارکان مسلم لیگ کے ممبر بن گئے۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ

سر سکندر حیات خان

16۔ قراردادِ لاہور (1940ء)

مینارِ پاکستان

1940ء میں مسلم لیگ نے لاہور میں قراردادِ لاہور منظور کر کے پاکستان کا مطالبہ کر دیا اور ایک الگ ملک بنانے کے لیے عملی جدّوجہد شروع کر دی۔

اہم معلومات

☆ قراردادِ لاہور کی یاد میں مینارِ پاکستان تعمیر کیا گیا۔
☆ 1940ء میں سرسکندر حیات پنجاب کا وزیرِاعلیٰ تھا۔
☆ قراردادِ لاہور مولوی اے۔ کے۔ فضل الحق نے پیش کی تھی۔

17۔ پاکستان کا قیام اور پنجاب کی تقسیم (1947ء)

قائداعظم محمد علی جناحؒ

لیاقت علی خان

لارڈ ماؤنٹ بیٹن

18 جولائی 1947ء کو قانونِ آزادیٔ ہند 1947ء منظور کیا گیا جس کی رُو سے ہندوستان کو دو ملکوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ 14 اگست 1947ء کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کو پاکستان کے گورنر جنرل کے اختیارات منتقل کیے۔ اور لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے وزیرِاعظم بنے۔

1911ء میں دہلی کو پنجاب سے الگ کر کے دارالحکومت بنا دیا گیا۔ 1946ء کے انتخابات اور تحریکِ پاکستان میں پنجاب نے اہم ترین کردار ادا کیا اور 1947ء میں اسے مشرقی اور مغربی پنجاب میں تقسیم کر دیا گیا۔ مشرقی حصہ ہندوستان کے پاس چلا گیا جبکہ مغربی حصہ پاکستان میں شامل ہوا۔

اہم معلومات

☆ 1901ء سے پہلے پشاور تک کے تمام علاقے پنجاب کا حصہ تھے۔
☆ 1911ء میں انگریزوں نے دارالحکومت کلکتہ سے دہلی منتقل کر لیا۔

اہم معاشرتی مسائل اور اُن کا حل

معاشرے پر منفی اثرات مرتب کرنے والی صورت حال معاشرتی مسئلہ کہلاتی ہے۔ ہمارے صوبے کو کئی معاشرتی مسائل درپیش ہیں۔ ان معاشرتی مسائل میں دہشت گردی، آبادی میں اضافہ، غربت اور بے روزگاری، توانائی کا مسئلہ، ماحولیاتی آلودگی اور صحت عامہ کے مسائل قابل ذکر ہیں۔ ذیل میں چند مسائل اور ان کا حل تجویز کیا گیا ہے۔

1۔ دہشت گردی

ہمارے صوبے کو دہشت گردی جیسے بڑے مسئلہ کا سامنا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ شہید ہو چکے ہیں اور صوبے کو کروڑوں کا معاشی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے حکومت کو مؤثر اور مربوط حکمتِ عملی اپنانی چاہیے۔

2۔ آبادی میں اضافہ

ہمارے صوبہ پنجاب کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جس سے مختلف مسائل مثلاً رہائش کا مسئلہ، خوراک کا مسئلہ اور پینے کا صاف پانی جیسے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ معاشی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ آبادی کو کنٹرول کیا جائے اور نئے وسائل پیدا کیے جائیں۔

3۔ توانائی کی کمی

ہمارے صوبے کو توانائی کی کمی جیسے مسائل کا بھی سامنا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے توانائی کی پیداوار اور فراہمی کے لیے نئے منصوبے شروع کرنے اور توانائی کی بچت کے لیے لوگوں میں شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

4۔ ماحولیاتی آلودگی

ماحول کی آلودگی ہمارے صوبے کا اہم مسئلہ ہے۔ کارخانوں اور گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں، گندہ پانی ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے اس مسئلہ کے حل کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں اور کارخانوں کو شہر سے باہر منتقل کیا جائے۔

مؤرخین کا ذاتی نقطۂ نظر اور اِس کی شناخت

نقطۂ نظر سے مراد کسی بھی فرد کے افکار، خیالات اور نظریات ہیں ہر شعبۂ زندگی میں کام کرنے والے افراد اپنے ذاتی نقطہ ہائے نظر کے حامل ہوتے ہیں۔ تاریخ دانوں اور مؤرخوں کا بھی تاریخی واقعات کے حوالے سے ذاتی نقطہ ہائے نظر ہوتا ہے اور وہ انھیں اِسی نقطۂ نظر کے آئینے میں تاریخ کی تعبیر کرتے ہیں۔ مختلف مورخین کی لکھی گئی تصنیفات کے مطالعہ

کے دوران اِس بات کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ اس مورخ کا ذاتی نقطہ نظر اور رجحان کیا تھا۔غیر جانب دارانہ نقطہ نظر بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے۔

پنجاب کی اہم شخصیات

حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

پنجاب کے مشہور صوفی بزرگ حضرت بابا فرید مسعود گنج شکرؒ ملتان کے نزدیک ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔آپؒ کے والد کا نام جمال الدین سلیمان تھا۔آپؒ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور بارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔اس کے بعد آپؒ نے ملتان کے ایک دینی مدرسے سے فقہ اور دیگر درسی کتب پڑھیں ۔ مزید تحصیلِ علم کے لیے آپؒ افغانستان چلے گئے۔اُس زمانے میں قندھار، ایران، بغداد ، بخارا، مصر اور شام میں عظیم علمی مراکز قائم تھے۔ آپؒ نے طویل سفر طے کیے اور اس وقت کے جیّد علما کرام سے علم حاصل کیا۔ آپؒ نے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت بھی کی۔

مزار حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ نے اسلام کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے مسلسل محنت کی۔آپؒ کی تبلیغ کی وجہ سے لوگوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔آپؒ نے ذات پات کے بجائے اخوت اور مساوات کی تلقین فرمائی۔آپؒ کا مزار پاکپتن شریف میں ہے۔

علّامہ محمد اقبالؒ

علامہ محمد اقبالؒ

علامہ محمد اقبالؒ شاعرِ مشرق اور عظیم فلسفی تھے۔آپ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی، ایف۔اے سیالکوٹ سے اور ایم۔اے گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کیا۔اس کے بعد آپ اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے۔

ان دنوں برِصغیر پر انگریز حکمران تھے۔مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا تھا۔علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے

مسلمان قوم کو بیدار کیا۔ ان کے اندر آزادی حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔ انھیں ان کا شاندار ماضی یاد دلایا۔ آپ کی شاعری نے مسلمانوں کے دلوں میں ایک نئی روح پھونک دی۔

1926ء میں آپ نے سیاست میں بھرپور حصہ لینا شروع کیا۔ 1930ء میں آپ نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنا مشہور خطبہ دیا جس میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کا تصوّر پیش کیا۔ علامہ اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کی مشترکہ کوششوں سے ہندو، سِکھ اور انگریز مسلمانوں کو ایک الگ قوم ماننے پر مجبور ہو گئے۔

مسلمانوں کو ایک الگ وطن کا تصوّر دینے والے یہ شاعر، سیاست دان اور فلسفی علامہ محمد اقبالؒ اس ملک کے قیام کو نہ دیکھ سکے اور 21 اپریل 1938ء کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ کو لاہور کی بادشاہی مسجد کے صدر دروازے کے بائیں جانب دفن کیا گیا۔

علامہ محمد اقبالؒ کو ہمارے قومی شاعر کا درجہ حاصل ہے۔ آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز، پیامِ مشرق اور جاوید نامہ بہت مشہور ہیں۔ آپ نے بچوں کے لیے بھی بہت سی اصلاحی اور سبق آموز نظمیں لکھی ہیں۔ فارسی شاعری اور مسلم اُمّہ کے لیے آواز اُٹھانے کی وجہ سے ایران کے لوگ بھی علامہ اقبالؒ کا بہت احترام کرتے ہیں۔

مولانا ظفر علی خاں

مولانا ظفر علی خاں 1872ء میں وزیر آباد کے ایک گاؤں کرم آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم وزیر آباد سے ہی حاصل کی۔ ایف۔ اے پاس کرنے کے بعد آپ محکمہ ڈاک میں ملازم ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد ملازمت چھوڑ کر علی گڑھ چلے گئے اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ اے کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کر لیا۔

مولانا ظفر علی خان

مولانا ظفر علی خاں کی سیاسی اور صحافتی زندگی کا آغاز 1909ء میں ہوا۔ آپ کے والد نے ایک ہفت روزہ اخبار ''زمیندار'' کے نام سے جاری کر رکھا تھا۔ آپ نے اِس اخبار کا دفتر لاہور منتقل کر لیا اور اِسے روزنامہ بنا دیا۔ اُس وقت ''زمیندار'' برِصغیر میں مسلمانوں کا سب سے زیادہ چھپنے والا اخبار تھا۔ آپ نے اپنے اخبار میں تحریکِ پاکستان کے متعلق ایسی نظمیں اور مضامین لکھے کہ مسلمانوں میں آزادی کا نیا جوش اور جذبہ پیدا ہو گیا۔ آپ نے 1956ء میں وفات پائی۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین

بیگم سلمیٰ تصدق حسین

پاکستان حاصل کرنے کے لیے جہاں مَردوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دیں وہاں خواتین بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں اور تحریکِ پاکستان میں مَردوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا۔ اِن باہمّت خواتین میں بیگم سلمیٰ تصدق حسین کا نام بہت نمایاں ہے۔ آپ 1908ء کو جرانوالہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ 1946ء میں مسلم لیگ کی ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کی لاہور سے ممبر منتخب ہوئیں۔

ہیرو / ہیروازم

ایسا شخص جو اپنے ذاتی مفادات کو عوامی اور قومی مفادات پر قربان کر دے اور اُس کی ہمت، دیانت داری، بہادری اور قربانی کو عوام بھی تسلیم کریں اُسے ہیرو کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایسا شخص جو اپنی قوم اور ملک کے لیے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے وہ قوم کا ہیرو کہلاتا ہے۔ مشکل حالات کا مقابلہ کرنے اور قومی، عوامی مقاصد کے لیے اَن تھک محنت کرنے سے ہیرو بنا جاسکتا ہے۔ بہادری، شجاعت اور قربانی ہیروازم کہلاتی ہے۔ اس کی مثال میں مفکّرین، سائنس دان، سیاست دان اور صوفیا کرام اور افواجِ پاکستان کے بہادر سپوت شامل ہیں جنھوں نے ملک کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں اور مادرِ وطن کی خاطر مصمم ارادے، خلوصِ نیت، ایمانداری اور لگن کے ساتھ مُلک و قوم کی خدمت کی وہ ہمیشہ کے لیے امر ہو گئے۔ اُن کے کردار اور نظریات سے قیامت تک انسان فائدہ اُٹھاتے رہیں گے۔

مشقی سوالات

1- سوالات کے جواب دیں:

i- صوبہ پنجاب کو پنجاب کیوں کہتے ہیں؟
ii- سلطان محمود غزنوی کی پنجاب میں آمد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کریں۔
iii- علامہ محمد اقبالؒ کی قومی خدمات بیان کریں۔
iv- قراردادِ لاہور کب اور کہاں منظور کی گئی؟
v- مولانا ظفر علی خاں نے کس طرح مسلمانوں میں آزادی کا جذبہ پیدا کیا؟
vi- بیگم سلمٰی تصدق حسین کون تھیں؟
vii- ہیروازم سے کیا مراد ہے؟

2- خالی جگہ پُر کریں:

i- پنجاب پانچ دریاؤں کی ________ کو کہتے ہیں۔
ii- 1920-21ء میں ________ کے پرانے آثار دریافت ہوئے تھے۔
iii- اشوکا ________ کی عمر میں ہندوستان کا بادشاہ بنا۔
iv- علّامہ محمد اقبالؒ کو ________ کہا جاتا ہے۔
v- علّامہ محمد اقبالؒ ________ میں پیدا ہوئے۔
vi- مولانا ظفر علی خاں کی سیاسی اور صحافتی زندگی کا آغاز ________ میں ہوا۔
vii- بیگم سلمٰی تصدّق حسین پنجاب کے شہر ________ میں پیدا ہوئیں۔

3- درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں اور غلط کے سامنے (X) کا نشان لگائیں۔

i- چار دریاؤں کی سرزمین کو پنجاب کہتے ہیں۔
ii- 1930ء میں ہڑپہ کے پرانے آثار دریافت ہوئے ہیں۔
iii- 1840ء میں انگریزوں نے پنجاب پر قبضہ کرلیا۔

-iv الگ ملک بنانے کی قرارداد 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں منٹو پارک کے مقام پر منظور کی گئی تھی۔

-v بیگم سلمیٰ تصدّق حسین 1910ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں۔

4۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
سُوری دورِ حکومت	1857 - 1526 عیسوی
سلاطینِ دہلی کا دورِ حکومت	1849 - 1801 عیسوی
مُغلیہ دورِ حکومت	1555 - 1540 عیسوی
انگریزوں کا دورِ حکومت	1526 - 1206 عیسوی
سِکھ دورِ حکومت	1947 - 1849 عیسوی

سرگرمیاں

-i کسی بھی مقامی علاقے کی سیر کریں اور اس کے ماضی اور حال پر کلاس میں بحث کریں۔

-ii پنجاب کی اہم شخصیات کی فہرست چارٹ پیپر پر بنا کر اسے اپنی کلاس میں آویزاں کریں۔

-iii اُستاد نقشے کی مدد سے بچوں کو تاریخی واقعات کے بارے میں آگاہ کرے۔

سوچنے کی باتیں

-i جو بچے دن کے وقت کوئی کام کرتے ہیں، وہ کیسے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں؟

باب 3 جغرافیہ: ہماری زمین اور اُس کے لوگ

ہمارے پیارے وطن پاکستان میں صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ، صوبہ بلوچستان، صوبہ خیبر پختونخوا، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، قبائلی علاقے اور گلگت بلتستان شامل ہیں۔ ہمارا صوبہ پنجاب، پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ پنجاب دراصل پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے۔

پنجاب کے مشرق میں بھارتی پنجاب، شمال مشرق میں آزاد کشمیر اور جموں و کشمیر (متنازعہ علاقہ)، شمال مغرب میں خیبر پختونخوا، جنوب میں سندھ اور جنوب مغرب میں بلوچستان واقع ہے۔

طبعی خدوخال

پنجاب کی سطح زمین کو بلندی کے اعتبار سے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: میدان، سطح مرتفع، پہاڑ اور پہاڑی علاقے۔ اونچائی کے اعتبار سے سب سے کم بلند میدان، ان سے اونچے علاقے سطح مرتفع جبکہ زیادہ بلند مقامات کو پہاڑ یا پہاڑی علاقے کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے پنجاب کے تین حصے ہیں:

-1 پہاڑی علاقے　　-2 سطح مرتفع پوٹھوار　　-3 میدانی علاقہ

-1 پہاڑی علاقے

پتھریلی اور بلند سطح زمین پہاڑ کہلاتی ہے۔ پہاڑ بہت اونچے اور ڈھلانوں والے علاقے ہوتے ہیں۔ صوبہ پنجاب کے پہاڑی علاقوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(i) شمالی پہاڑی علاقہ　　(ii) مغربی پہاڑی علاقہ

i۔ شمالی پہاڑی علاقہ

صُوبے کے شمالی حصّے میں ہمالیہ پہاڑ کے کچھ سلسلے ہیں۔ یہ اسلام آباد سے تقریباً 55 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں اور مری کے پہاڑ کہلاتے ہیں۔ ان کی بلندی سطح سمندر سے دو سے تین ہزار میٹر ہے۔ ان میں سے ضلع راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ کے پہاڑ کم بلند ہیں۔ تحصیل مری کے پہاڑ زیادہ بلند ہیں اور وہیں مری کا شہر ہے۔ اُونچائی کی وجہ سے وہاں گرمیوں

میں بھی ٹھنڈ ہوتی ہے۔ جولائی اور اگست کے مہینوں میں قریباً روزانہ بارش ہوتی ہے۔ سردیوں کے موسم میں وہاں خوب برف پڑتی ہے۔ گھروں کی چھتیں، پہاڑوں کی چوٹیاں اور زمین برف سے سفید ہوجاتی ہیں۔

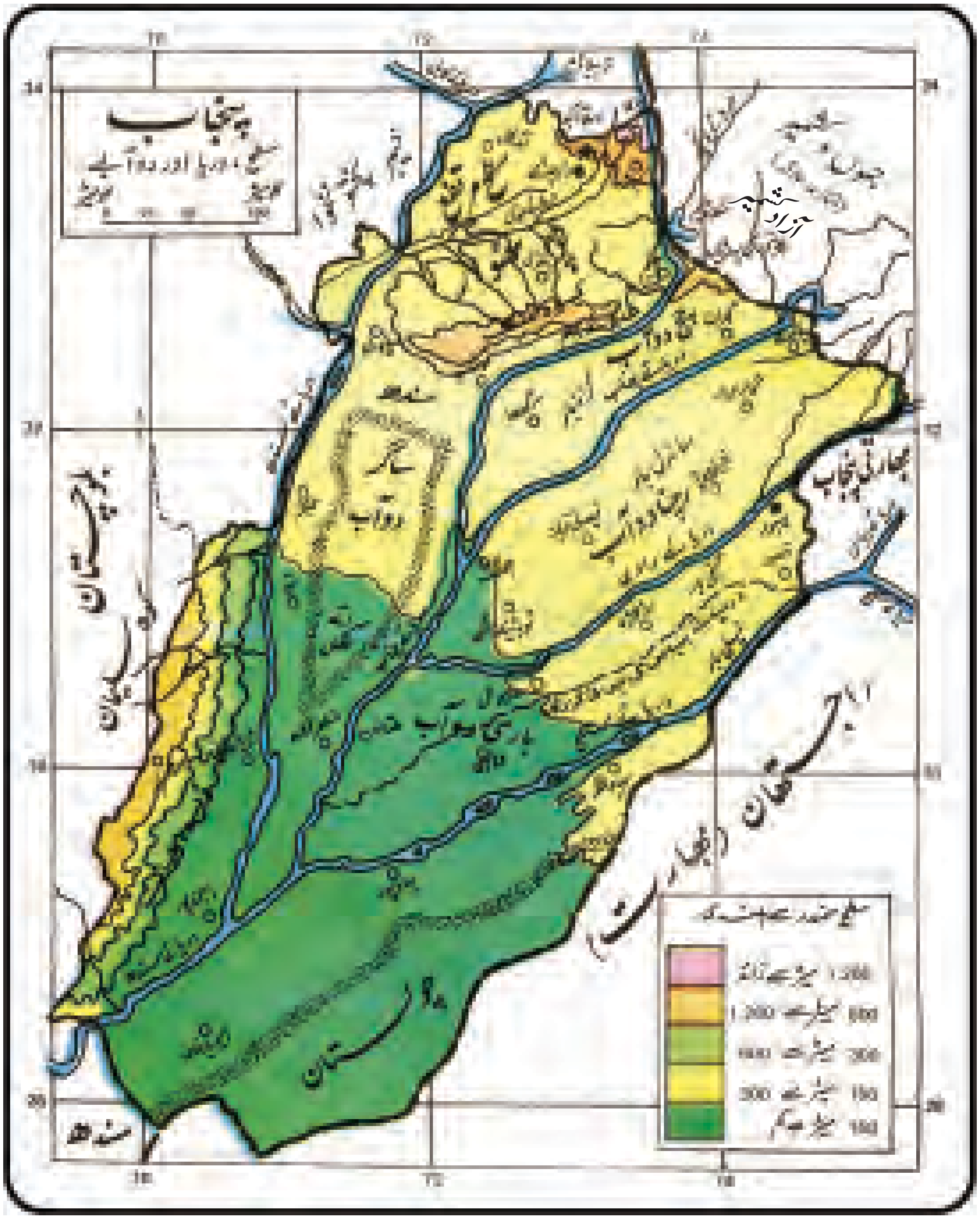

اٹلس آف پاکستان فرسٹ ایڈیشن، پرنٹرز: ڈائریکٹر میپ پبلیکیشن، راولپنڈی

ii۔ مغربی پہاڑی علاقہ

صوبہ پنجاب کے مغرب میں کوہِ سُلیمان کا کچھ حصہ ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ شمال سے جنوب کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ ہمارے صوبے میں ان پہاڑوں کی بلندی ایک ہزار میٹر تک ہے۔ یہ سب خشک پہاڑ ہیں۔ بارش کم ہونے کی وجہ سے یہاں نہ زیادہ درخت ہیں اور نہ ہی زیادہ گھاس۔

پنجاب کا مغربی پہاڑی علاقہ

2- سطح مرتفع پوٹھوار

صوبہ پنجاب کے شمال مغرب میں سطح مرتفع پوٹھوار واقع ہے۔ سطح مرتفع پوٹھوار میں چار اضلاع جہلم، چکوال، راولپنڈی اور اٹک شامل ہیں۔ یہاں سطح کی اُونچائی 300 سے 400 میٹر تک ہے۔

پوٹھوار کے علاقے میں سطحِ زمین کہیں تو نرم مٹی سے بنی ہے اور کہیں سخت پتھریلی چٹانیں ہیں۔ کہیں چھوٹی پہاڑیاں ہیں اور کہیں پانی کے کٹاؤ سے کھڈے بن گئے ہیں اور زمین ٹوٹ پھوٹ گئی ہے۔ اس وجہ سے یہاں کی زمین کاشت کے لیے اچھی نہیں ہے۔

سطح مرتفع پوٹھوار

کوہستانِ نمک کا پہاڑی سلسلہ جہلم، خوشاب اور میانوالی کے اضلاع تک پھیلا ہوا ہے۔ دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان اسی پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔ یہ کان کھیوڑہ میں واقع ہے۔ اس علاقے سے ملنے والی اہم معدنیات میں نمک کے علاوہ کوئلہ اور جپسم بھی شامل ہیں۔

3- میدانی علاقہ

وسیع اور تقریباً ہموار، بہت کم ڈھلان والے زمین کے حصے یا قِطعہ زمین کو میدان کہتے ہیں۔ صوبہ پنجاب کا بڑا حصہ ایک ہموار میدان ہے۔ اس کی ڈھلان بہت کم ہے۔ اس میدان کا شمالی حصہ جنوبی حصے سے زیادہ بلند ہے۔

پنجاب کا میدانی علاقہ

پنجاب کا یہ میدان دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنا ہے۔ ہزاروں سال سے دریا اپنے ساتھ یہ مٹی بہا کر لاتے رہے ہیں۔

جب دریا میں سیلاب آتا ہے تو اس کا پانی دُور دُور تک پھیل جاتا ہے۔ اس پانی میں جو مٹی ملی ہوتی ہے وہ زمین پر بیٹھ جاتی ہے۔ اس طرح یہ زرخیز میدان بن گئے ہیں۔

پنجاب کے تمام دریاؤں کے پاٹ چوڑے اور کم گہرے ہیں۔ ڈھلان کم ہونے کی وجہ سے دریا، میدانی علاقے میں آہستہ آہستہ بل کھاتے ہوئے بہتے ہیں۔ گرمیوں میں پہاڑوں پر برف پگھلنے اور برسات کے دنوں میں زیادہ بارش ہونے سے ان میں اتنا پانی آ جاتا ہے کہ پانی کناروں سے اکثر باہر نکل آتا ہے۔

دوآبہ:

دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو دوآبہ کہتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں کئی دوآبے ہیں۔ باری دوآب کے علاقے کے ایک طرف دریائے راوی بہتا ہے اور دوسری طرف دریائے ستلج ہیں۔ دریائے راوی اور دریائے چناب کے درمیان رچنا دوآبہ ہے۔ دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیان چج دوآبہ ہے۔ دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان سندھ ساگر دوآبہ ہے۔ یہ آخری دوآبہ بہت وسیع اور ریتلا ہے۔ یہ علاقہ تھل بھی کہلاتا ہے۔ تھل کے علاقے میں دُور دُور تک ریت ہی ریت ہے۔ جن علاقوں میں نہریں پہنچ گئی ہیں، وہاں پر کاشت کاری بھی ہو رہی ہے۔

صحرائی میدان/ چولستان

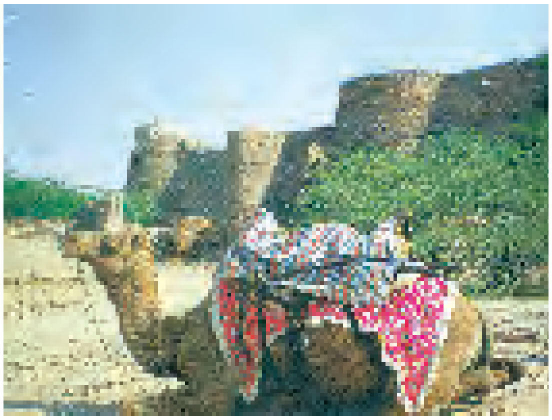

چولستان میں قلعہ دراوڑ کا ایک منظر

بہاول پور میں دریائے ستلج سے ذرا فاصلے پر جنوب مشرق کی طرف ایک ریگستان ہے، اسے چولستان کہتے ہیں۔ یہاں بھی بارش بہت کم ہوتی ہے اور سبزہ نہیں ہوتا۔ دریائے سندھ کے پار کا علاقہ ''ڈیرہ جات'' کہلاتا ہے۔ راجن پور اور ڈیرہ غازی خاں اس کے اضلاع ہیں۔

آبادی

آبادی کا ہجوم

کسی ملک، علاقے یا جگہ پر آباد لوگوں کی تعداد کو آبادی کہتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں 7 افراد رہتے ہیں تو آپ کے گھر کی آبادی 7 افراد پر مشتمل ہوگی۔ ایک گاؤں کی آبادی چند سو اور ایک شہر کی آبادی ہزاروں یا لاکھوں لوگوں پر مشتمل ہوسکتی ہے۔ 1981ء میں صوبہ پنجاب کی کل آبادی 4 کروڑ 72 لاکھ تھی جبکہ 1998ء میں یہ بڑھ کر 7 کروڑ 36 لاکھ تک پہنچ گئی۔ صوبہ پنجاب کی موجودہ آبادی 11 کروڑ سے زائد ہے اور آبادی بڑھنے کی شرح تقریباً 2.13 فیصد سالانہ ہے۔ اس آبادی میں مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے سب شامل ہیں۔ گھر کے بڑے اور جوان لوگ کام کرتے اور کماتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں اور گھر کے بوڑھے لوگوں کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔

مَردم شُماری

کسی علاقے میں آباد لوگوں کی ضروریات کا انتظام کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ پتا چلایا جائے کہ وہاں کتنے لوگ آباد ہیں۔ کسی بھی گاؤں، شہر، صوبے یا ملک میں ترقیاتی منصوبوں کا دارومدار اُس علاقے کی آبادی پر ہوتا ہے۔ آبادی کے بارے میں جاننے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اسے مردم شُماری کہتے ہیں۔ مردم شُماری کے ذریعے نہ صرف ہر گھر میں رہنے والے افراد کی صحیح تعداد معلوم کی جاتی ہے بلکہ اُن کی عمر، تعلیم اور پیشے وغیرہ کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اس طرح مردم شُماری کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی معلومات کو بنیاد بنا کر حکومت مستقبل کے لیے منصوبہ بندی کرتی ہے۔

صوبہ پنجاب کے زیادہ اور کم آبادی والے علاقے

صوبہ پنجاب میں آبادی کی تقسیم ہر جگہ یکساں نہیں، کہیں پر آبادی بہت زیادہ ہے اور کچھ علاقوں میں آبادی بہت کم ہے۔ صوبہ پنجاب کے شمالی اور وسطی اضلاع میں صنعتی ترقی اور زرعی پیداوار میں اضافے کی وجہ سے آبادی زیادہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں زیادہ آبادی والے علاقوں میں لاہور، فیصل آباد، بہاولپور، سیالکوٹ، ملتان، گوجرانوالا، سرگودھا اور راولپنڈی کے اضلاع شامل ہیں۔ صوبہ پنجاب کے جنوبی اضلاع مظفرگڑھ، لیہ، بہاول نگر، رحیم یار خاں، ڈیرہ غازی خاں اور راجن پور میں

آبادی کم ہے۔تھل اور چولستان کے صحراؤں میں آبادی بہت ہی کم ہے۔

دیہی آبادی کی شہری علاقوں کی طرف نقل مکانی

سائنسی ترقی اور بہتر سہولیات کی وجہ سے پنجاب کے شہری علاقوں کی آبادی روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے۔ بڑے شہروں میں صنعتوں کے قیام کے باعث دیہی علاقوں سے روزگار کی تلاش میں لوگوں نے شہروں کا رُخ کرلیا ہے۔ شہروں میں علاج معالجے، تعلیم اور بہتر سفری سہولیات کے پیشِ نظر کم سہولیات کے حامل دیہی علاقوں سے لوگ نقل مکانی کر کے شہروں کا رُخ کر رہے ہیں۔ زندگی کی بہتر سہولیات اور روزگار کی تلاش میں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں آ کر آباد ہوجانا نقل مکانی کہلاتا ہے۔

آبادی میں اضافے کے مسائل

آبادی میں اضافہ کی وجہ سے خوراک، صحت، رہائش، روزگار اور ماحولیاتی مسائل میں اضافہ ہورہا ہے یعنی آبادی میں اس اضافے کی وجہ سے خوراک اور رہائشی مکانات کی زیادہ ضرورت ہوگی۔ خوراک زیادہ پیدا کرنے کے لیے زیادہ فصلیں اُگانی پڑیں گی۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے بیروزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔اس سے لوگوں کا معیارِ زندگی گرتا ہے۔معاشرے میں غربت بڑھ جاتی ہے۔اس غربت سے تنگ لوگ مختلف جرائم کرتے ہیں جس کی وجہ سے جرائم کی شرح میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی سے فی کس آمدنی کم ہوجاتی ہے۔

آبادی میں اضافے کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔آبادی میں اضافے کی وجہ سے لوگوں کو مناسب طِبّی سہولتیں مہیا نہیں کی جاسکتیں جس کی وجہ سے ان کی صحت پر منفی اثر پڑتا ہے۔

سرگرمی: آبادی میں اضافے کے فوائد اور نقصانات

ٹیچر کی نگرانی میں طلبہ کلاس میں دو گروپ بنا کر اس موضوع پر بحث کریں اور اہم نکات تحریر کریں۔

انسان اور زمین کا تعلق

ہمارے ملک کے زمینی خدوخال اور انسانی طرزِ زندگی کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے۔

1۔ میدانی علاقے اور انسانی طرزِ زندگی

پاکستان کے میدانی علاقوں کی آب و ہوا گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہوتی ہے۔ یہ آب و ہوا زراعت اور مختلف قسم کی فصلوں کی پیداوار کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ میدانی علاقے دریا کی لائی ہوئی مٹی سے بنتے ہیں۔

میدانی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کا پیشہ بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے منسلک ہوتا ہے۔

2۔ پہاڑی علاقوں میں طرزِ زندگی

ہمارے ملک کے شمال اور شمال مغربی حصے پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہیں ۔ میدانی علاقوں اور پہاڑی علاقوں کے درجہ حرارت میں واضح فرق ہوتا ہے۔بعض علاقے سارا سال برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ان علاقوں میں بسنے والے افراد کا تعلق زیادہ تر گھریلو دستکاری اور بھیڑ بکریاں پالنے جیسے پیشوں سے ہے۔

3۔ صحرائی علاقوں میں طرزِ زندگی

ہمارے ملک میں تین بڑے صحرا ہے۔تھل، تھر اور چولستان۔ یہاں کی آب وہوا گرم اور خشک ہے لوگوں کا ذریعہ معاش بھیڑ بکریاں اور اونٹ پالنا ہے۔

موسم

موسم میں کسی خاص جگہ کا درجہ حرارت، ہوا میں نمی کا تناسب، ہوا کا دباؤ، نیز ہواؤں اور بادلوں کی کیفیت اور بارش وغیرہ کا حال بیان کیا جاتا ہے۔یعنی کسی خاص علاقے کی وقتی فضائی کیفیت کو موسم کہتے ہیں۔ یہ مختصر عرصہ چند گھنٹوں سے لے کر چند دنوں تک ہوسکتا ہے،موسم دنوں کے ساتھ تبدیل ہوتا ہے۔کسی خاص وقت میں موسم کے حال کا اندازہ موسمی عناصر کی مدد سے لگایا جاسکتا ہے۔اس لیے ان موسمی عناصر کو جاننا بہت ضروری ہے۔

موسم کے عناصر، ان کی پیمائش کے آلات اور اکائیوں کی تفصیل

موسم درج ذیل پانچ عناصر سے مل کر بنتا ہے:

1- درجہ حرارت 2- بارش 3- ہوا کا دباؤ 4- ہوائیں 5- ہوا میں نمی

1- درجہ حرارت

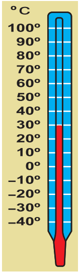

تھرمامیٹر

درجہ حرارت موسم کا سب سے بڑا عنصر ہے بلکہ تمام موسمی عناصر اسی کے گرد گھومتے ہیں۔ گرمی یا سردی کی شدّت کو درجہ حرارت کہا جاتا ہے. درجہ حرارت سے پتا چلتا ہے کہ کوئی چیز یا موسم کتنا گرم یا سرد ہے۔ زیادہ گرمائش والی چیز یا موسم کا درجہ حرارت زیادہ اور کم گرمائش (ٹھنڈک) والی چیز یا موسم کا درجہ حرارت کم ہوتا ہے۔ درجہ حرارت ناپنے کے لیے ایک آلہ استعمال ہوتا ہے جسے تھرمامیٹر (Thermometer) کہا جاتا ہے۔ سینٹی گریڈ، فارن ہائٹ اور کیلون درجہ حرارت کو ماپنے کی اکائیاں ہیں۔

2- بارش

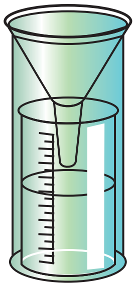
مقیاس المطر (Rain Gauge)

بادلوں سے زمین کی سطح پر پانی کے قطروں کا گرنا بارش کہلاتا ہے۔ سمندروں، دریاؤں اور جھیلوں کی سطح سے پانی بخارات بن کر اوپر کی طرف اٹھتا ہے۔ ان آبی بخارات سے بادل بنتے ہیں۔ یہ بادل بارش کا باعث بنتے ہیں۔ بارش زراعت اور پودوں کے لیے زندگی کی حیثیت رکھتی ہے۔ بارش کو ایک آلے ''مقیاس المطر'' (Rain Gauge) سے ناپا جاتا ہے۔ ملی میٹر اور انچ بارش کی پیمائش کی اکائیاں ہیں۔

3- ہوا کا دباؤ

آلہ مقیاس الباد (Barometer)

ہوا کا اپنا وزن ہوتا ہے۔ کسی جگہ پر ہوا کا یہ وزن ''ہوا کا دباؤ'' کہلاتا ہے۔ جیسے جیسے بلندی بڑھتی جاتی ہے ہوا کا دباؤ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہوا کا دباؤ ناپنے کے لیے ایک آلہ مقیاس الباد (Barometer) استعمال ہوتا ہے۔ ملی بار (Millibar) ہوا کے دباؤ کو ناپنے کی اکائی ہے۔

4- ہوائیں

بادنما(Wind Vane)

ہوا کے کسی خاص سمت اور رفتار سے چلنے کے عمل کو ''ہوائیں'' کہتے ہیں۔ ہوائیں زیادہ دباؤ والے علاقے سے کم دباؤ والے علاقے کی جانب چلتی ہیں۔ ہوا اس وقت تک چلتی رہتی ہے جب تک دونوں مقامات پر ہوا کا دباؤ برابر نہیں ہو جاتا۔ ہوا کی سمت کا اندازہ بادنما (Wind Vane) سے لگایا جاتا ہے۔ ہوا کی رفتار ناپنے کا آلہ بادپیما (Anemometer) کہلاتا ہے۔ ہوا کی رفتار کی اکائی کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔

5- ہوا میں نمی

ہائیگرومیٹر(Hygrometer)

ہوا میں پانی کی موجودگی کو نمی یا رطوبت کہا جاتا ہے۔ زیادہ بارش والے علاقوں اور سمندر کے قریب علاقوں میں ہوا میں نمی کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔ سمندر سے دور اور خشک علاقوں میں ہوا میں نمی کا تناسب کم ہوتا ہے۔ ہوا میں نمی کی مقدار کو معلوم کرنے کے لیے ایک آلہ ہائیگرومیٹر (Hygrometer) استعمال ہوتا ہے۔

موسمی پیش گوئی، پیمائش اور موسمی ریکارڈ کی اہمیت

آنے والے موسم، آب وہوا، بارش، درجہ حرارت، بادل اور ہوا کے دباؤ کے بارے میں کچھ دن پہلے ہی پتا لگایا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی معلومات کو موسمی پیش گوئی کہا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ موسمی پیش گوئی کرنے والے آلات کی مدد سے ممکن ہے۔ صوبہ پنجاب میں قائم موسمی اسٹیشن اور موسمی سیاروں کی مدد سے عوام تک موسم کے بارے میں معلومات پہنچائی جاتی ہیں۔ اگر ہمارے پاس کئی سالوں کا پرانا موسمی ریکارڈ موجود ہو تو موسم کے عناصر کی پیمائش اور اعداد وشمار اکٹھے کر کے موسمی تبدیلیوں کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ فصلوں کی کاشت موسمی پیش گوئی کو مدنظر رکھ کر کی جا سکتی ہے۔ اِس کے علاوہ زیادہ گرمی، سردی اور بارشوں کا بھی پہلے سے علم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے آنے والے سیلاب سے بچاؤ کیا جا سکتا ہے۔ مختلف کھیلوں اور تقریبات کے انعقاد کے لیے انتظامات کرنے کے لیے رہنمائی ملتی ہے۔

موسم کے انسانی زندگی پر اثرات

کسی جگہ کی موسمی کیفیات اس علاقے کے لوگوں کے رہنے سہنے کے طریقوں، لباس، غذا، روزمرّہ مصروفیات،

کھیل، رسم و رواج اور اقتصادی سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہیں۔ اس کی وجہ سے مختلف علاقوں کے لوگوں کے رہن سہن کے طریقوں اور رسم و رواج میں بھی فرق نظر آتا ہے۔

سردیوں میں مرّی کا ایک منظر

صوبہ پنجاب کے پہاڑی علاقوں میں موسم سرما میں سخت سردی ہوتی ہے۔ اس علاقے کی انسانی، حیوانی اور نباتاتی زندگی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ اس علاقے کے لوگ سردیاں شروع ہونے سے قبل ہی ضروری غذائی اجناس اور جانوروں کا چارہ جمع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سردیوں میں ان علاقوں میں زندگی کی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہیں۔ موسم گرما شروع ہوتے ہی برف پگھلنا شروع ہوتی ہے تو زندگی کی گہما گہمی شروع ہو جاتی ہے۔ اس مختصر موسم میں درخت، پودے، گھاس وغیرہ جلدی پھلتے پھولتے ہیں اور پروان چڑھتے ہیں۔ سردیوں میں جو چشمے، ندی نالے منجمد ہو جاتے ہیں ان میں شفاف پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

سردیوں میں بچّے آگ تاپتے ہوئے

شدید سرد علاقوں کے لوگ گرم اونی اور موٹے کپڑے پہنتے ہیں۔ چھوٹے کمروں کے مکانات بناتے ہیں تاکہ وہ جلدی اور آسانی سے گرم ہو سکیں۔ ان علاقوں کے رہنے والے افراد ایسی غذا استعمال کرتے ہیں جس میں پروٹین اور چکنائی زیادہ ہوتی ہے، جیسے گوشت، انڈے اور روٹی وغیرہ۔ وہ چائے اور قہوہ زیادہ پیتے ہیں۔ موسم سرما میں تفریحی سرگرمیاں کم ہوتی ہیں۔ یہاں موسم گرما بہت خوشگوار رہتا ہے۔

پنجاب کے میدانی علاقوں میں موسم گرما میں شدید گرمی اور موسم سرما میں شدید سردی ہوتی ہے۔ گرمیوں میں ہلکے سوتی کپڑے پہنے جاتے ہیں جبکہ سردیوں میں موٹے اونی کپڑے استعمال میں آتے ہیں۔

صوبہ پنجاب کے جنوبی علاقے میں زیادہ تر ریگستان ہیں۔ یہاں سخت گرمی ہوتی ہے۔ گرد آلود آندھیاں چلتی ہیں اور ریت کے طوفان بکثرت آتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والے خود کو گرمی اور لُو سے بچانے کے لیے سر پر پگڑی باندھتے ہیں اور اپنے جسموں کو کپڑوں سے ڈھانپ کر رکھتے ہیں۔ یہ لوگ راتوں کو سفر کرتے ہیں کیونکہ راتوں کو صحرا نسبتاً ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ یہاں کے لوگ بھیڑ، بکریاں اور دیگر مویشی پالتے ہیں۔

پنجاب کے ریگستانوں کا ایک منظر

سرد علاقوں کے مقابلے میں میدانی اور صحرائی علاقوں میں رہنے والے افراد گرمیوں کے موسم کی وجہ سے ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنتے ہیں۔ ان کے مکانات کھلے اور ہوادار ہوتے ہیں۔ لوگ گندم کی روٹی اور سبزی زیادہ کھاتے ہیں۔ وہ مختلف اقسام کے شربت اور لسّی بھی پیتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی اہم سرگرمی فصلیں اُگانا ہے۔

قدرتی آفات

سطح زمین کے اوپر یا اندر سے آنے والی قدرتی تبدیلیاں جو زمین پر موجود ہر قسم کی زندگی اور املاک کو نقصان پہنچاتی ہیں، قدرتی آفات کہلاتی ہیں۔ ذیل میں چند قدرتی آفات کا ذکر کیا گیا ہے۔

i- سیلاب

پنجاب میں 2010ء میں آنے والے سیلاب کا ایک منظر

جب دریا کا پانی اپنے کناروں سے باہر نکل کر بہنا شروع کر دے اور جس کی وجہ سے اِرد گرد کی زمین زیرِ آب آ جائے، تو اسے سیلاب کہتے ہیں۔ سیلابی صورتحال کسی بھی دریا یا جھیل میں موجود پانی کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ سیلاب عام طور پر اس وقت خطرناک ہوتا ہے جب یہ زرعی زمینوں اور انسانی آبادیوں کو نقصان پہنچائے۔ پنجاب میں 2010ء میں آنے والے سیلاب نے بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان پہنچایا تھا۔ فصلوں اور انسانی آبادیوں کو وقت کے ساتھ ساتھ سیلاب کی وجہ سے درپیش خطرات میں اضافہ ہوا ہے۔ سیلاب آنے کی سب سے بڑی وجہ مناسب منصوبہ بندی کا فقدان مثلاً ملک میں ڈیموں کا نا بننا اور جنگلات کی کٹائی (Deforestration) شامل ہیں۔

احتیاطی تدابیر

1۔ ملک میں چھوٹے بڑے ڈیمز تعمیر کیے جائیں۔
2۔ جنگلات کے کٹاؤ کو روکا جائے اور مزید جنگلات اُگائے جائیں۔
3۔ لوگوں کو دریاؤں کے کنارے پر آباد ہونے سے روکا جائے
4۔ فلڈ وارننگ سنٹر قائم کر کے انہیں فعال بنایا جائے۔

5۔ ممکنہ خطرات کے پیشِ نظر زیادہ آبادی والے علاقوں کے لیے حفاظتی پُشتے تعمیر کیے جائیں۔

ii- زلزلے

سطحِ زمین کے لرزنے یا حرکت کرنے کو زلزلہ کہا جاتا ہے۔زلزلے کے دوران زمین کے اندرونی حصوں میں مختلف حرکات کے سبب زمین کی سطح پر تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے۔زلزلے سطح زمین کے کسی ایک حصے کے حرکت کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔اس جگہ سے زلزلے کی لہریں چاروں اطراف میں سفر کرتی ہیں۔زلزلے کی یہ لہریں جیسے جیسے مرکز سے دور ہوتی جاتی ہیں، یہ کمزور پڑتی جاتی ہیں۔

اگر زلزلے آبادی والے علاقوں میں آئیں تو جانی و مالی نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ 1935ء میں جو زلزلہ کوئٹہ کے علاقے میں آیا تھا اس سے بے پناہ تباہی ہوئی تھی۔ 8 اکتوبر 2005ء کی صبح قیامت خیز زلزلے نے آزاد کشمیر، صوبہ خیبر پختونخوا اور پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں شدید تباہی مچائی۔زلزلے کے جھٹکے اس قدر شدید تھے کہ پنجاب کے اکثر شہروں کے لوگ گھروں، دفتروں اور کاروباری مراکز سے خوفزدہ ہوکر سڑکوں پر آ گئے۔ 26 اکتوبر 2015ء کو آنے والے خوفناک زلزلے نے خیبر پختونخوا کے رہائشی مکانات اور سرکاری عمارتوں کو شدید نقصان پہنچایا۔

زلزلے سے تباہ شدہ بالاکوٹ کا ایک فضائی جائزہ

اسلام آباد میں زلزلے سے آنے والی تباہی کا ایک منظر

زلزلوں سے عمارتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ جانی اور مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔سڑکیں اور پُل وغیرہ تباہ ہونے سے ذرائع آمد و رفت کی سہولتیں متاثر ہوتی ہیں۔امدادی کارروائیوں میں دشواری پیش آتی ہے۔بجلی، گیس اور پانی کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر

1۔ زیادہ زلزلوں والے علاقوں میں بلند و بالا عمارتیں تعمیر نہ کی جائیں بلکہ لکڑی کے مکانات بنانے چاہئیں۔

2۔ زلزلے کے وقت حواس پر قابو رکھنے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تربیت دی جانی چاہیے۔

اہم معلومات

☆ زلزلے کی شدت کی پیمائش کے لیے ایک آلہ استعمال کیا جاتا ہے جو سیسموگراف (Seismograph) کہلاتا ہے۔زلزلے کی شدت کا اندازہ ایک پیمانے سے ہوتا ہے جسے ریکٹر سکیل (Richter Scale) کہتے ہیں۔

iii- گردباد

جب زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے ہوا گرم ہوکر اوپر اُٹھتی ہے تو وہاں ہوا کا کم دباؤ پیدا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ہوا زیادہ دباؤ والے علاقوں سے کم دباؤ والے علاقوں کی طرف چلتی ہیں، جس سے گردباد بنتے ہیں۔

گردباد کے اردگرد کے علاقوں میں گہرے بادل چھائے رہتے ہیں اور تیز بارش ہوتی ہے۔ گردباد میں اگر ہوا کے دباؤ میں اچانک تبدیلی آجائے تو ہوائیں مزید تیزی کے ساتھ چلتی ہیں اور تیز بارش ہوتی ہے۔ بلوچستان اور سندھ کے ساحلی علاقوں میں گرد بادہواؤں کی وجہ سے ہی بارشیں ہوتی ہیں۔

گردباد کا ایک منظر

گرد باد سے مالی اور جانی نقصان ہوسکتا ہے۔ مواصلات کے نظام، درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ گرد باد کی وجہ سے نظامِ زندگی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر گرد باد کے آنے کا وقت سے پہلے علم ہو جائے تو لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔

iv- تودوں کا گرنا

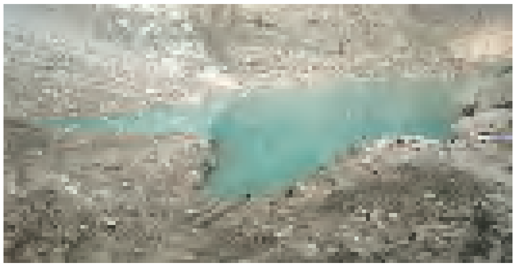
ہنزہ میں ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ کا ایک منظر

پہاڑی علاقوں میں اچانک چھوٹے بڑے، مٹی اور چٹانی تودوں کا بلندی سے نیچے کی جانب گرنا، تودوں کا گرنا یا لینڈ سلائیڈنگ (Land Sliding) کہلاتا ہے۔ مٹی اور چٹانی تودوں کی نشیبی علاقوں کی طرف حرکت زمین کی کشش ثقل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

عطا آباد جھیل، ہنزہ میں ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ کا ایک منظر

لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ سڑکوں اور عمارتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ سڑکیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ بجلی کے کھمبے جھک جاتے ہیں۔ اگر لینڈ سلائیڈنگ بہت بڑی ہو تو اس سے دریا کی گزرگاہ بھی بند ہوجاتی ہے۔ وادی ہنزہ میں عطا آباد کے قریب 2010ء میں ایک بڑی لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے بہت بڑی جھیل بن گئی ہے۔

لینڈ سلائیڈنگ سے بچاؤ کے لیے پہاڑ کی ڈھلانوں پر جنگلات کو کاٹنے سے روکا جائے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔ پہاڑی علاقوں میں بلند و بالا عمارتیں نہ بنائی جائیں، خاص طور پر گھروں کی چھتوں کو بناتے وقت لکڑی اور ٹین (Tin) کی چادروں کا زیادہ استعمال کرنا چاہیے۔ آبادیاں ایسے علاقوں میں نہ بنائی جائیں جہاں تودے گرنے کا خطرہ ہو۔

مشقی سوالات

1- مختصر جواب دیں۔

i- صوبہ پنجاب کا محلِ وقوع بیان کریں۔

ii- صوبہ پنجاب کے سطح کے لحاظ سے مختلف حصوں کے نام لکھیں۔

iii دو آبہ کسے کہتے ہیں؟ صوبہ پنجاب کے دو آبوں کے نام لکھیں۔

iv- صوبے کی آبادی میں اضافہ کی وجوہات بیان کریں۔

v- جنگلات کی کٹائی سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

vi- تودوں کے گرنے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

2- خالی جگہ پر کریں۔

i- پتھریلی اور بلند قسم کی سطح زمین ____________ کہلاتی ہے۔

ii- صوبہ پنجاب کے مغرب میں کوہ ____________ کا کچھ حصہ ہے۔

iii- سطح زمین کے لرزنے یا حرکت کرنے کو ____________ کہا جاتا ہے۔

iv- پنجاب کی کل آبادی قریباً ____________ ہے۔

عملی سرگرمیاں

1۔ پنجاب کے خاکے میں دریاؤں کے نام لکھیں۔

ii۔ پنجاب کے خاکے میں مشہور شہروں کے نام لکھیں۔

iii۔ پنجاب کے زیادہ آبادی والے شہروں کے متعلق معلومات اکٹھی کر کے جماعت میں بتائیں۔

iv۔ پلاسٹر آف پیرس یا چکنی گیلی مٹی کی مدد سے میدان، سطح مرتفع اور پہاڑ کے ماڈل تیار کیے جائیں۔

باب 4

حکومت: ہمارا نظامِ حکومت

معاشرہ، جمہوریت، آئین، حکومت اور قانون

-1 معاشرہ

معاشرے سے مراد افراد کا وہ مجموعہ ہے جو کسی خاص مقصد کے لیے مِل جُل کر زندگی بسر کر رہا ہو، چاہے وہ دیہات میں رہ رہے ہوں یا شہر میں۔ افراد کے اس مجموعے کے رہن سہن کے طریقے، عادات اور رسم و رواج آپس میں ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ دنیا میں سب سے چھوٹا معاشرہ خاندان ہے۔ معاشرہ میں رہنے والا ہر فرد شہری کہلاتا ہے۔

-2 جمہوریت

جمہوریت لفظ جمہور سے نکلا ہے۔ اس سے مراد ''عوام کی حکومت ہے جو عوام کے لیے کام کرتی ہے اور عوام کے ذریعے منتخب ہوتی ہے''۔ اس طرز حکومت میں عوام اپنے نمائندوں کو اپنے میں سے ہی منتخب کرتے ہیں۔ یہ نمائندے عوام کے لیے کام کرتے ہیں۔

-3 آئین

بنیادی اصولوں کا وہ مجموعہ جس کے مطابق ریاست کا نظم و نسق چلایا جاتا ہے ریاست کا آئین یا دستور کہلاتا ہے۔ یہ حکومت کا انتظام چلانے اور لوگوں کے حقوق و فرائض کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت 1973ء کا آئین رائج ہے۔

-4 حکومت

ملک کا نظم و نسق چلانا، اُس کے لیے قوانین بنانا اور انہیں نافذ کرنا حکومتِ وقت کا کام ہے۔ اس مقصد کے لیے حکومت قوانین بناتی ہے اور اِن کے نفاذ کو یقینی بناتی ہے۔ حکومت کی تین شاخیں: مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ ہیں اور وہ اِن فرائض کو پورا کرنے میں اپنا آئینی کردار ادا کرتی ہیں۔

-5 قانون

قوانین کے ذریعے ہی کسی ملک کا نظام چلایا جاتا ہے۔ وہ اصول جنھیں حکومت، ریاست کے اندر امن و امان کے قیام کے لیے بناتی ہے، قانون کہلاتا ہے۔

اہم معلومات:

- ☆ مقننہ حکومت کا وہ شعبہ ہے جو قانون بناتا ہے۔
- ☆ عدلیہ کا کام انصاف فراہم کرنا ہے۔
- ☆ انتظامیہ صوبے کی حدود میں مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کا نفاذ کرتی ہے۔

صوبائی حکومت

ہمیں زندگی میں ہر روز بے شمار کام کرنا پڑتے ہیں۔ ان تمام کاموں کو کوئی شخص اکیلا سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس لیے ہم تمام کام درست طریقے سے کرنے کے لیے آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ اس کو نظم و نسق کہتے ہیں۔

گھر کے انتظام میں امّی اور ابو دونوں مل کر کام کرتے ہیں۔ امی گھر کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور ابو روپیہ کما کر لاتے ہیں جس سے گھر کی چیزیں خریدی جاتی ہیں۔ سکول میں اساتذہ پڑھاتے ہیں۔ لائبریرین لائبریری میں کتب وغیرہ کا خیال رکھتے ہیں۔ کھیلوں کی ذمہ داری کھیلوں کے استاد کے ذمے ہوتی ہے اور صفائی وغیرہ کے لیے صفائی کا عملہ موجود ہوتا ہے۔ سکول میں اِن تمام لوگوں کے کام کی نگرانی ہیڈ ماسٹر صاحب کرتے ہیں۔ ہمارے گھر محلوں میں ہوتے ہیں۔ کئی محلے مل کر دیہات یا شہر بن جاتے ہیں۔ چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں کو ملا کر تحصیل بنتی ہے۔ پھر کچھ تحصیلیں مل کر ضلع بن جاتا ہے۔

ہمیں بہتر معاشرتی زندگی کے لیے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں امن و امان، خوراک، تعلیم، علاج، رہائش وغیرہ شامل ہیں۔ حکومت ہماری ان سب ضرورتوں کا خیال رکھتی ہے اور ایسا انتظام کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ گھر سے لے کر ضلع تک اور پھر پورے صوبے اور ملک میں کسی چیز کی کمی نہ ہو۔ اِس کے لیے مختلف محکمے بنا دیے گئے ہیں۔ امن و امان قائم کرنے کے لیے اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لیے محکمہ پولیس، زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے محکمہ زراعت، صحت و علاج کے لیے محکمہ صحت، تعلیم کے لیے محکمہ تعلیم، کارخانوں اور صنعتی پیداوار کے لیے محکمہ صنعت و حرفت اور قانون و انصاف کے لیے محکمہ قانون قائم ہے۔ یہ سب محکمے محلوں سے لے کر تحصیلوں، شہروں، اضلاع اور صوبے کی سطح تک کام کرتے ہیں اور فوری طور پر لوگوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر محکمے کا انتظامی سربراہ سیکرٹری کہلاتا ہے۔ سیکرٹری ایک وزیر کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ صوبے کا انتظامی سربراہ وزیرِ اعلیٰ کہلاتا ہے۔

صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت

اگر کسی ملک کا رقبہ زیادہ ہو، لوگوں کی زبان، وسائل پیداوار اور رہن سہن مختلف ہوں، تو وہاں ایک حکومت بہتر نظم و نسق نہیں چلا سکتی۔ ایسے حالات میں ایک مرکزی اور کئی صوبائی حکومتیں بنانا پڑتی ہیں۔ ایسی طرزِ حکومت کو وفاقی نظامِ حکومت کہتے ہیں۔ پاکستان میں وفاقی و پارلیمانی طرزِ حکومت رائج ہے۔ یہاں ایک مرکزی اور چار

صوبائی حکومتیں ہیں۔1973ء کے آئین کے تحت مرکز اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد صوبوں کے اختیارات میں اضافہ ہوا ہے۔

صوبائی حکومت کی شاخیں

صوبائی حکومت کے تین شعبے مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ ہیں۔مقننہ قانون بناتی ہے۔انتظامیہ اس قانون کا نفاذ کرتی ہے۔عدلیہ ان قوانین کے مطابق انصاف کرتی ہے۔ذیل میں ان تینوں اداروں کی تفصیل دی گئی ہے۔

1- صوبائی مقننہ (صوبائی اسمبلی)

صوبے میں قانون سازی صوبائی اسمبلی کرتی ہے جس کو عوام منتخب کرتے ہیں۔صوبائی اسمبلی کا ممبر بننے کے لیے کم سے کم عمر 25 سال مقرر ہے۔اسمبلی میں ایک سپیکر اور ایک ڈپٹی سپیکر ہوتا ہے جو صوبائی اسمبلی کی کارروائی اور معاملات کو چلاتے ہیں۔سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو صوبائی اسمبلی کے ممبران منتخب کرتے ہیں۔

صوبہ پنجاب کی صوبائی اسمبلی کی کل 371 نشستیں ہیں۔ان میں سے 297 نمائندے عام انتخاب میں منتخب ہوتے ہیں۔باقی 66 نشستیں خواتین جبکہ 8 اقلیتوں کے لیے مخصوص ہیں۔صوبائی اسمبلی کا انتخاب پانچ سال کے لیے ہوتا ہے۔صوبائی اسمبلی قانون بناتی ہے، بجٹ کی منظوری دیتی ہے اور صوبے کے اندر ٹیکس لگاتی ہے۔پنجاب کا صوبائی دارالحکومت لاہور ہے۔

پنجاب صوبائی اسمبلی، لاہور

2- انتظامیہ

صوبائی انتظامیہ صوبے میں قوانین کا نفاذ کرتی ہے۔گورنر، وزیرِ اعلیٰ، صوبائی وزرا اور دوسرے اہلکار مل کر یہ کام

سرانجام دیتے ہیں۔

گورنر

پنجاب گورنر ہاؤس، لاہور

صوبے کے گورنر کی تقرری صدرِ پاکستان کرتا ہے۔ گورنر بننے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پاکستان کا شہری ہو۔ گورنر کو صدرِ پاکستان وزیرِاعظم کے مشورے سے مقرر کرتا ہے۔

صوبائی اسمبلی کا اجلاس گورنر بلاتا ہے۔ اسمبلی کا بنایا ہوا قانون اس وقت تک نافذ نہیں ہوسکتا جب تک گورنر اس پر دستخط کر کے اس کی منظوری نہ دے دے۔ گورنر ضرورت کے مطابق آرڈیننس جاری کرنے کے علاوہ صوبائی بجٹ کی منظوری بھی دیتا ہے۔

وزیرِ اعلیٰ

صوبائی حکومت کا سربراہ وزیرِ اعلیٰ ہوتا ہے، جسے 5 سال کے لیے صوبائی اسمبلی کے ممبران منتخب کرتے ہیں۔ اسے اسمبلی میں اکثریت والی پارٹی کا اعتماد حاصل ہوتا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ کے لیے صوبائی اسمبلی کا ممبر ہونا ضروری ہے۔ وہ صوبے کے مختلف محکموں کو چلاتا ہے۔ صوبے کا نظم و نسق بہتر طریقے سے چلانے کی ذمہ داری اس کے سپرد ہوتی ہے۔

وزیرِ اعلیٰ، صوبائی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ بجٹ، سالانہ جاری اخراجات، وفاقی حکومت سے رابطہ، مختلف محکموں کے دائرہ کار و اختیارات میں تبدیلی اور مختلف محکموں کے افسران کی تقرّری کرتا ہے۔

صوبائی کابینہ

وزیرِ اعلیٰ صوبائی امور کو چلانے کے لیے مختلف وزرا کا تقرر کرتا ہے جو کابینہ کہلاتی ہے۔ تمام وزرا اپنے محکموں کے لیے وزیرِ اعلیٰ اور صوبائی اسمبلی کو جواب دہ ہوتے ہیں۔ ہر محکمے کا انتظامی سربراہ صوبائی سیکرٹری ہوتا ہے۔ ان محکموں کے معاملات صوبائی کابینہ میں پیش ہوتے ہیں۔ تمام صوبائی سیکرٹریوں کے اوپر چیف سیکرٹری ہوتا ہے۔ ان تمام محکموں کے لیے صوبے میں صوبائی سیکریٹریٹ قائم ہے۔

3- عدلیہ

عدلیہ، صوبائی حکومت کا تیسرا اہم ادارہ ہے۔ ہر صوبے میں ایک ہائی کورٹ ہوتی ہے جس کا سربراہ چیف جسٹس

کہلاتا ہے اور اُس کی مدد کے لیے کئی جج ہوتے ہیں۔ جن کا کام انصاف فراہم کرنا ہے۔ ہر ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ سیشن جج ہوتا ہے جس کی سربراہی میں تمام سول جج ضلع اور تحصیل میں کام کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یا گروہ آپس میں لڑ پڑیں یا کسی جائیداد کا تنازعہ کھڑا ہو جائے تو معاملہ عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ عدالت دونوں فریقوں کی بات سنتی ہے۔ جس کا مؤقف درست ہو، اس کے حق میں فیصلہ سنا دیتی ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ ان عدالتوں نے درست فیصلہ نہیں کیا تو معاملہ ہائی کورٹ میں پیش کر دیا جاتا ہے اور وہ پوری چھان بین کے بعد اپنا فیصلہ سناتی ہے۔

جج کے فرائض

جج کا کام قانون کی تشریح کرنا، فریقین کے درمیان تنازعات کا فیصلہ کرنا، عوام کو انصاف فراہم کرنا اور بنیادی حقوق کا تحفظ کرنا ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں ہائی کورٹ لاہور میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ بہاولپور، ملتان اور راولپنڈی میں بھی ہائی کورٹ کے بینچ موجود ہیں۔ ہائی کورٹ قانون کے مطابق فیصلے کرتی ہے۔ آئین کی پاسداری اور حفاظت عدلیہ کا اعلیٰ منصب ہے۔

اہم معلومات

☆ عدلیہ ریاست کا ایسا ادارہ ہے جس کا کام انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانا اور آئین کی تشریح کرنا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ

سرگرمی: طلبہ اپنی جماعت کا انتظام چلانے کے لیے انتخاب کے ذریعے اپنی اسمبلی بنائیں۔ اسمبلی میں قانون سازی کریں۔ قوانین کے نفاذ کے لیے بچوں پر مشتمل گروہ بنائیں۔ اختلافات یا معاملات کو بہتر بنانے کے لیے گفتگو کریں۔ اسی طرح کی اسمبلی پورے سکول کا انتظام چلانے کے لیے بھی منتخب کی جاسکتی ہے۔

شہریوں کے حقوق اور فرائض

شہری کی تعریف

وہ فرد جو کسی ریاست کا ممبر ہو خواہ وہ شہر میں رہتا ہو یا دیہات میں اور اُسے تمام سیاسی، معاشی، معاشرتی حقوق حاصل ہوں اور وہ فرائض سرانجام دیتا ہو شہری کہلاتا ہے۔

شہریت کے حصول کے طریقے

شہریت اس حق کو کہتے ہیں جس کی بنیاد پر ایک فرد کو کسی ملک میں معاشی، سیاسی اور معاشرتی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ پاکستان کی ریاست اگر کسی فرد کو حقوق عطا کرتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرد پاکستان کا شہری ہے۔ حقوق کے ساتھ اس پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ پاکستان کے آئین کی پاسداری کرے اور آئین میں دیے گئے فرائض بھی ادا کرے۔ بنیادی طور پر کسی ریاست کی شہریت کے حقوق حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں:

1- پیدائشی طریقہ

اگر کوئی بچّہ کسی ملک میں پیدا ہوتا ہے تو اُسے اس ملک کی شہریت مل جاتی ہے، جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہو۔ اس کو شہریت حاصل کرنے کا پیدائشی طریقہ کہتے ہیں۔

2- قانونی طریقہ

اگر کوئی شہری کسی دوسری ریاست میں رہائش اختیار کرتا ہے، وہاں شادی کرتا ہے یا وہاں جائیداد خریدتا ہے تو اس کو درخواست دینے پر وہاں کی شہریت مل جاتی ہے۔

شہریوں کے حقوق کی اہمیت

اچھّی زندگی گزارنے کے لیے ریاست کی طرف سے شہریوں کو جو سہولتیں دی جاتی ہیں انہیں شہریوں کے حقوق کہا جاتا ہے۔ شہریوں کو ریاست کی طرف سے جہاں بہت سے حقوق حاصل ہوتے ہیں وہیں بحیثیتِ شہری ان پر ریاست کی طرف سے کچھ فرائض بھی عائد ہوتے ہیں جن کے سرانجام دینے سے وہ اچھے شہری بن سکتے ہیں۔ موجودہ دور کی

ریاستوں میں سب سے زیادہ شہریوں کے حقوق کو اہمیت دی گئی ہے۔ ان حقوق کو آئین کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ اگر کسی ملک میں عوام کو حقوق حاصل نہ ہوں تو ان کے جان و مال کا تحفظ ممکن نہیں ہے۔ کسی بھی ریاست میں ترقی اور نظم وضبط اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب وہاں کے شہریوں کو ان کے حقوق دیے جائیں۔

شہریوں کے حقوق

شہریوں کے چند اہم حقوق یہ ہیں:

1- جان و مال کا تحفظ
2- طبی اور تعلیم کی سہولتوں کی فراہمی
3- ووٹ دینے کا حق
4- مذہبی آزادی
5- جائیداد خریدنے اور بیچنے کا حق
6- تحریر و تقریر کی آزادی اور سیاسی جماعت بنانے کا حق
7- ہر شہری کو اپنی زبان، رسم و رواج، اور ثقافت کے تحفظ کا حق

شہریوں کے فرائض

شہریوں کے اہم فرائض یہ ہیں:

1- اپنے ملک سے وفادار رہیں
2- ریاست کے قوانین کی پابندی اور احترام کریں
3- ٹیکس بروقت ادا کریں
4- دوسرے شہریوں کے حقوق کا خیال رکھیں
5- ووٹ کا صحیح استعمال کریں
6- اپنے بچوں کے لیے تعلیم کا بندوبست کریں
7- اپنے علاقے کو صاف ستھرا رکھیں
8- وسائل کو بلاوجہ ضائع نہ کریں

حقوق کے تحفّظ کی تنظیمیں

کسی بھی معاشرے میں رہنے والے لوگ انفرادی طور پر اپنے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے لہٰذا وہ مختلف مقاصد کے تحت مختلف تنظیمیں بناتے ہیں ہمارے ملک میں دو قسم کی تنظیمیں افراد کی فلاح و بہبود اور اُن کے حقوق کے تحفظ کے لیے کام کر رہی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- رفاہی تنظیمیں　　　2- پیشہ وارانہ تنظیمیں

1- رفاہی تنظیمیں

ہمارے اِردگرد بسنے والے سب لوگ ہمیں اپنے والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی طرح ہی پیارے ہیں۔ اِسی لیے اگر خدانخواستہ سڑک پر کوئی حادثہ ہو جائے تو سب لوگ فوراً اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ زخمیوں کو ہسپتال لے جاتے ہیں اور اگر انہیں خون کی ضرورت ہو تو فوری طور پر خون دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے ایک طرف تو یہ خوشی ہوتی ہے کہ ہم کسی کے کام آئے اور پھر ایسا واقعہ کبھی ہمیں بھی پیش آ سکتا ہے۔ اُس وقت لوگ ہی ہماری مدد کو دوڑیں گے۔

ہمارے ملک میں بے شمار ایسے اِدارے قائم ہیں جو لوگوں کی بغیر کسی مالی فائدے کے خدمت کرتے ہیں۔ ان کو رفاہی تنظیمیں کہتے ہیں۔ یہ تنظیمیں افراد کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہیں تاکہ وہ بہتر اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔ ان میں انجمنِ ہلالِ احمر، انجمن امدادِ باہمی، سوشل سکیورٹی سکیم، سوشل ویلفیئر کا محکمہ، ایدھی ٹرسٹ، دارالامان، انجمن حمایتِ اسلام، اَپوا، اوقاف اور ایس۔ او۔ ایس ولیج وغیرہ شامل ہیں۔

2- پیشہ وارانہ تنظیمیں

یہ تنظیمیں مختلف پیشوں کے افراد کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنائی گئی ہیں۔ ان میں اساتذہ، ڈاکٹروں، صحافیوں، وکلا، تاجروں اور مزدوروں کے حقوق کی تنظیمیں شامل ہیں۔

مشقی سوالات

1- مختصر جواب دیں:

i- رفاہی تنظیمیں کیا ہوتی ہیں؟

ii- شہریت کے حصول کے طریقے لکھیں۔

iii- صوبائی حکومت کے تین شعبے کون کون سے ہیں؟

-iv جمہوریت کی تعریف کریں۔

-v آئین سے کیا مراد ہے؟

2- خالی جگہ پُر کریں۔

-i صوبائی حکومت کا سربراہ وزیرِاعلیٰ ہوتا ہے، جسے ____________ سال کے لیے صوبائی اسمبلی کے ممبران منتخب کرتے ہیں۔

-ii صوبہ پنجاب میں ہائی کورٹ _________ میں واقع ہے۔

-iii صوبہ _________ کی صوبائی اسمبلی کی کل 371 نشستیں ہیں۔

-iv ہائی کورٹ کا _________ چیف جسٹس کہلاتا ہے۔

-v معاشرہ سے مراد افراد کا وہ مجموعہ ہے جو کسی خاص _________ کے لیے مِل کر زندگی بسر کر رہے ہوں۔

-vi حکومت کا کام _________ بنانا اور اسے نافذ کرنا ہے۔

-vii پاکستان میں _________ طرزِ حکومت رائج ہے۔

-viii ایسے اصول جنھیں _________ ریاست کے اندر امن و امان کے قیام کے لیے بناتی ہے، قانون کہلاتا ہے۔

عملی کام (سرگرمیاں)

-i طلبہ مِل کر کلاس مانیٹر کے انتخاب کے لیے الیکشن منعقد کریں۔

-ii جماعت کے بچے کسی جگہ کی سیر کا پروگرام بنائیں، اِس کے انتظامات آپس میں بانٹ لیں اور ایک بچے کو اِن سب کاموں کی نگرانی کا ذمہ دیں۔

-iii اپنے سکول میں شجرکاری مہم کا ایک منصوبہ تیار کریں جس میں تمام طلبہ کو مختلف ذمہ داریاں دی جائیں۔

باب 5 معاشیات: معاشی انتخاب

معاشیات کا تعارف

پرانے وقتوں میں انسان کی خواہشات اور ضروریات بہت کم تھیں۔ اسے کھانے کے لیے روٹی، پہننے کے لیے کپڑا اور رہنے کے لیے گھر کی ضرورت تھی۔ جوں جوں انسان ترقی کرتا گیا اس کی خواہشات اور ضروریات بھی بڑھتی چلی گئیں۔ آج کے زمانے میں انسان کی خواہشات اتنی زیادہ ہو چکی ہیں کہ گننے میں نہیں آتیں۔ اب ہر شخص بہتر سے بہترین کو حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر شروع شروع میں اس کی خواہش ایک سائیکل کی ہوتی ہے تو پھر اس کے دل میں موٹر سائیکل کی خواہش جنم لیتی ہے۔ اس کے بعد انسان ایک خوبصورت اور عالی شان گاڑی کے خواب دیکھتا ہے۔ انسان کو اپنی ضروریات اور خواہشات کو پُورا کرنے کے لیے محدود وسائل میسر ہیں، معاشیات کا علم اِن انسانی ضروریات اور خواہشات کا مطالعہ کرتا ہے اور محدود وسائل میں رہتے ہوئے ضروریات کے انتخاب سے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔

معاشی انتخاب

انسان اپنی آمدنی کے مطابق اپنی لازمی ضروریات طے کرنے کے بعد فیصلہ کرتا ہے کہ اس کی کون کون سی ضروریات زیادہ اہم ہیں اور کون سی ضروریات ایسی ہیں کہ جن کے بغیر بھی گزارہ ہوسکتا ہے۔ اس طرح کا فیصلہ معاشی انتخاب کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ کے پاس صرف 30 روپے ہیں۔ آپ چاکلیٹ اور چپس خریدنا چاہتے ہیں۔ اگر ان دونوں اشیا کی قیمت 30،30 روپے ہے تو آپ دونوں اشیا نہیں خرید سکیں گے۔ آپ کو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ آپ دونوں میں سے کون سی چیز زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جو چیز آپ خریدیں گے، وہ آپ کا معاشی انتخاب کہلائے گا۔ انسان معاشی انتخاب کے وقت ایک طرف کسی چیز کی خواہش اور دوسری طرف اس کی قیمت کو پیشِ نظر رکھتا ہے، مثلاً آپ کا دل چاہتا ہے کہ آپ آئس کریم کھائیں جبکہ آپ کو اسی قیمت میں چاکلیٹ بھی مل سکتی ہے۔ چونکہ آپ کی خواہش آئس کریم کھانا ہے آپ چاکلیٹ کی بجائے آئس کریم کا انتخاب ہی کریں گے۔

معاشی فیصلہ

فرض کریں کہ آپ کے پاس 20 روپے ہیں۔ آپ کا دل چاہتا ہے کہ آپ جُوس پی لیں جبکہ اَمّی نے آپ کو

20 روپے کتاب خریدنے کے لیے دیے تھے۔ آپ جُوس کا خیال چھوڑ کر کتاب خرید لیتے ہیں۔ جُوس کا نہ خریدنا لاگت کا فیصلہ ہے کیونکہ آپ نے کتاب خریدنے کے لیے جوس چھوڑ دیا ہے۔ معاشی انتخاب اور لاگت کے فیصلہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہم جو بھی فیصلہ کرتے ہیں اسے معاشی فیصلہ کہا جاتا ہے۔

معاشی فیصلوں کی وجوہات اور اثرات

ہر معاشی فیصلے کے اچھے یا بُرے نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اگر آپ جُوس خریدنا چاہتے ہیں اور کتاب نہیں خریدتے تو کتاب پڑھنے سے محروم ہو جائیں گے اور پڑھنے میں مشکل آئے گی۔ کتاب سے آپ پورا سال فائدہ اٹھائیں گے۔ لہٰذا کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیں سوچنا پڑتا ہے کہ کون سی چیز زیادہ اہم ہے۔

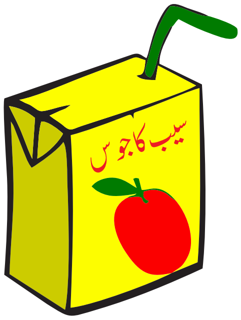

اشیاءوخدمات (Goods and Services)

اشیاء

اشیاء سے مراد ایسی چیزیں ہیں جن کو ہم دیکھ اور چُھو سکتے ہیں اور جنہیں انسان اپنی ضروریات کو پورا کرنے اور سکون حاصل کرنے کے لیے استعمال کرے، مثلاً پھل، لباس، کار، گھر، کرسی وغیرہ۔ انسان اشیاء کو استعمال کر کے خوشی اور

سکون حاصل کرتا ہے۔

اہم معلومات

☆ وہ تمام چیزیں جو ہم اپنی روزمرّہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں اشیاء کہلاتی ہیں۔

خدمات

جب کوئی شخص اپنی ذہنی، فنی یا جسمانی صلاحیت کو استعمال کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے تو یہ خدمت کہلاتی ہے، مثلاً ڈاکٹر کا مریض کو دیکھنا، اُستاد کا طلبہ کو پڑھانا، انجینئر کا پُل یا سڑک بنانے کا منصوبہ، حجام کا بال کاٹنا اور مزدور کا مزدوری کرنا وغیرہ۔ بینک اور دوسرے دفتروں میں کام کرنے والے لوگ بھی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ یہ لوگ کوئی مادی اشیاء تو پیدا نہیں کرتے البتہ انسانوں کے لیے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

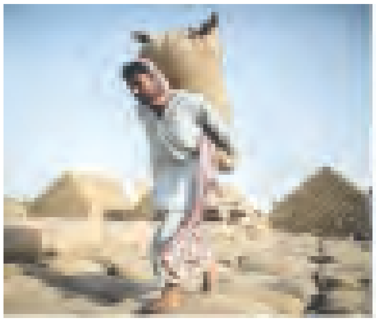

اہم معلومات

☆ وہ تمام غیر مادی سرگرمیاں جو بالواسطہ طریقوں سے انسان کی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں خدمات کہلاتی ہیں۔

ایک جیسی اشیاء کی قیمت، معیار اور خصوصیات کا موازنہ

بازار میں ایک شے کی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ ہر چیز کی خاصیّت، معیار اور قیمت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر بازاروں میں مختلف اقسام کے چِپس اور مٹھائیاں موجود ہیں۔ ان کی قیمت، معیار اور خاصیت مختلف ہوگی۔ اچھے معیار والے چِپس اور مٹھائیوں کی قیمت بھی زیادہ ہوگی جبکہ گھٹیا چیزوں کی قیمت کم ہوگی۔ اسی طرح اچھی ٹرانسپورٹ کا کرایہ زیادہ ہوتا ہے اور اچھے کپڑوں کی قیمت بھی زیادہ ہوتی ہے جبکہ سستے کپڑوں کا معیار اچھا نہیں ہوتا۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- معاشی انتخاب اور لاگت کے فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جو فیصلہ کیا جاتا ہے اس کو

(الف) محدود خواہشات کہا جاتا ہے۔ (ب) معاشی انتخاب کہا جاتا ہے۔
(ج) ذرائع کی قلت کہا جاتا ہے۔ (د) معاشی فیصلہ کہا جاتا ہے۔

ii- اشیاء کا معیار کم ہونے سے اُن کی

(الف) طلب بڑھ جاتی ہے۔ (ب) طلب کم ہوجاتی ہے۔
(ج) قیمت خرید بڑھ جاتی ہے۔ (د) قیمت کم ہوجاتی ہے۔

2- درج ذیل سولات کے مختصر جوابات دیں:

i- معاشی انتخاب سے کیا مراد ہے؟
ii- لاگت کا فیصلہ سے کیا مراد ہے؟
iii- اشیاء سے کیا مراد ہے؟
iv- خدمات کی چند مثالیں دیں۔

3- خالی جگہ پُر کریں۔

i- ہمارے................ محدود ہیں۔
ii- اشیاء سے مراد وہ مادی چیزیں ہیں جو................ پوری کرتی ہیں۔

iii- اشیاء کا معیار بڑھنے سے .... بڑھ جاتی ہے۔

iv- بازار میں ایک شے کی کئی .... ہوتی ہیں۔

4- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں:

i- معاشیات کی تعریف لکھیں۔

ii- خدمات سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

iii- ایک جیسی اشیاء کی قیمت اور معیار کا موازنہ کریں۔

iv- معاشی فیصلوں کی وجوہات بیان کریں۔

v- معاشی انتخاب سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

عملی کام (سرگرمی)

i- نیچے اشیاء و خدمات کی مثالیں دی گئی ہیں۔ ان میں سے اشیاء و خدمات کو الگ الگ کر کے لکھیں۔

روٹی، کپڑا، مکان، ڈاکٹر کا مریض کا معائنہ کرنا، پھل، اُستاد کا بچوں کو پڑھانا، سبزیاں، ڈاکیے کا ڈاک تقسیم کرنا، کُرسی، قلی، خانساماں، حجام

اشیاء	خدمات

باب 6 ثقافت: مل جُل کر رہنے کا طریقہ

ثقافت

ثقافت کو انگریزی زبان میں کلچر کہتے ہیں جس سے مراد کسی قوم کا رہن سہن ، رسم و رواج، خوراک لباس مذہبی رسومات ، اقدار اور عقائد وقوانین وغیرہ ہیں۔

ہر معاشرے کی الگ الگ ثقافت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اُس معاشرے کے لوگ پہچانے جاتے ہیں.

پاکستانی ثقافت کے مختلف انداز

اہم معلومات

☆ ثقافت کا تعلق ہر قسم کے علوم و فنون، عقائد و قوانین ، رسم و رواج اور انسانوں کے افکار و اعمال سے ہوتا ہے۔

ثقافت کی بنیادیں

1۔ زبان

پاکستان کے چار صوبے ہیں جن میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان پنجابی ہے جبکہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانیں بالترتیب سندھی، بلوچی اور پشتو ہیں۔اُردو ہماری قومی زبان ہے اور پُورے ملک میں یکساں طور پر مقبول ہے۔اُردو کو ہر صوبے میں میٹرک تک تعلیم کا لازمی حصہ بنایا گیا ہے۔

2۔ لباس

پاکستان میں ہر صوبے اور علاقے کے لوگ اپنی روایات کے مطابق لباس پہنتے ہیں۔دیہی اور شہری علاقوں میں مختلف لباس پہنے جاتے ہیں۔لباس کا تعلق کسی علاقے کے موسم سے بھی ہوتا ہے۔گرمی میں کُھلے اور ہلکے لباس پہنے

جاتے ہیں۔سردی میں اُونی لباس پہنے جاتے ہیں۔عورتیں دوپٹہ، شلوار اور کُرتا پہنتی ہیں اور کڑھائی والا لباس زیادہ پسند کرتی ہیں۔

3۔ تہوار اور عُرس

ہمارے صوبے میں بے شمار میلے اور عُرس ہر سال منعقد کیے جاتے ہیں جو ہماری ثقافت کی عکاسی کرتے ہیں۔ بہار کا موسم شروع ہوتا ہے تو لوگ بڑی تعداد میں میلوں کا رُخ کرتے ہیں۔لاہور میں ہارس اینڈ کیٹل شو، عُرس حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ اور عُرس حضرت مادھو لال حسینؒ، وغیرہ مشہور ہیں۔اسی طرح ہر علاقے میں بزرگوں کے عرس اور موسمی تہوار منائے جاتے ہیں۔پاکستان میں عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور عیدمیلادالنبیؐ بھی بڑے احترام سے منائی جاتی ہیں۔مذہبی تہواروں کے علاوہ قومی اور علاقائی تہوار بھی ہماری ثقافت کا اہم حصہ ہیں۔مسیحی، ہندو، سِکھ اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی اپنے اپنے تہوار مناتے ہیں۔

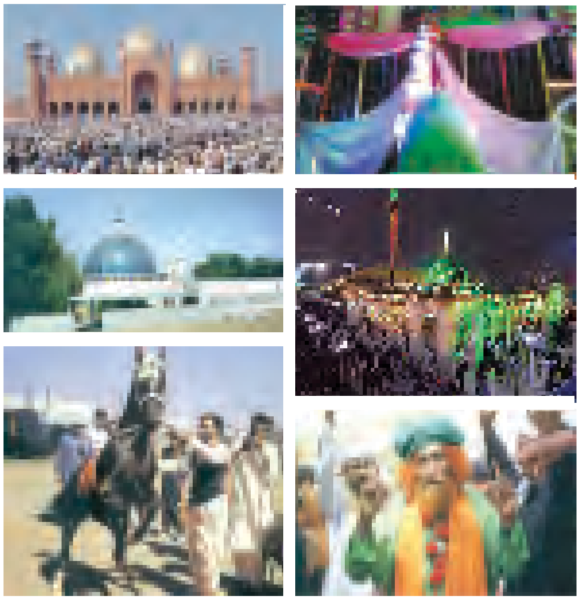

تہوار، عُرس اور میلے کے مناظر

4۔ خوراک

صوبہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کے کھانے پسند کیے جاتے ہیں۔دودھ، لسی، دہی، پراٹھا، سادہ روٹی، ساگ، سبزیاں، دالیں، بریانی اور گوشت (کڑاہی، قورمہ، کباب) وغیرہ پسندیدہ کھانے ہیں۔صوبہ پنجاب کے شہری علاقوں میں فاسٹ فوڈ جیسے پیزا، سینڈوچ، برگر اور شوارمہ وغیرہ شوق سے کھائے جاتے ہیں۔

پاکستان کے صوبوں کی ثقافت کا موازنہ

پاکستان کے ہر صوبے کی ثقافت یعنی لباس، خوراک، زبان، رسم و رواج اور کھیلوں میں فرق پایا جاتا ہے، جس کا

موازنہ یوں ہے:

زبان

صوبہ پنجاب میں پنجابی، سندھ میں سندھی، خیبر پختونخوا میں پشتو اور بلوچستان میں بلوچی زبان بولی جاتی ہے۔

لباس

پاکستان کے مختلف صوبوں میں موسمی حالات مختلف ہونے کی وجہ سے لوگوں کے رہن سہن اور لباس بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پنجاب میں گرمیوں میں ہلکا اور سردیوں میں گرم لباس پہنا جاتا ہے۔ دیہاتوں میں دھوتی اور شہروں میں شلوار قمیص اور پتلون کوٹ استعمال ہوتا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں مرد اور عورتیں شلوار قمیص پہنتے ہیں، مرد واسکٹ اور پگڑی پہنتے ہیں۔ صوبہ سندھ اور بلوچستان میں بھی عورتیں اور مرد شلوار قمیص پہنتے ہیں، صوبہ سندھ میں اجرک اور بلوچستان میں کڑھائی کیے ہوئے کپڑے بھی پہنے جاتے ہیں۔ سندھ میں لباس پر شیشے کا کام ہوتا ہے اور سندھی ٹوپی پہنی جاتی ہے۔

خوراک

صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں زیادہ تر دُنبے کا گوشت پسند کیا جاتا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں چپلی کباب شوق سے کھائے جاتے ہیں۔ خشک میوہ جات کا استعمال عام ہے۔ صوبہ پنجاب اور سندھ میں گوشت کے ساتھ سبزیوں کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔ ساحلی علاقوں میں زیادہ تر مچھلی کھائی جاتی ہے۔

تہوار

چاروں صوبوں میں مذہبی تہوار بڑی شان و شوکت اور عقیدت و احترام سے منائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر صوبے کے اپنے مقامی تہوار بھی ہیں جن میں لوگ بہت جوش و خروش سے حصّہ لیتے ہیں۔

ثقافت میں تبدیلی اور جِدّت

ثقافت کی یہ خوبی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ ضروریات کے بدلنے سے ثقافت میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے۔

1- ایک جگہ کی ثقافت دوسری جگہ کی ثقافت کو متاثر کرتی ہے مثلاً انگریزی ثقافت کے رواج پانے سے لوگوں میں پتلون اور کوٹ پہننے کا رواج عام ہو گیا ہے۔

2- پورے پاکستان کے زمیندار زراعت میں پُرانے آلات کا استعمال چھوڑ کر کاشت کاری کے جدید طریقے مثلاً ٹریکٹر اور تھریشر وغیرہ استعمال کر رہے ہیں۔ اب دیہات میں بھی بجلی، گیس، ٹیلی فون اور کمپیوٹر کی سہولتیں میسّر ہیں۔ خواتین

کی شرح خواندگی میں اضافے سے ثقافت میں کافی تبدیلیاں رُونما ہوئی ہیں۔

3۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں میں بھی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت کا احساس بڑھ گیا ہے جس سے علاقے کے ساتھ ساتھ ملکی ترقی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

4- ذرائع ابلاغ اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے ثقافت میں تیزی سے تبدیلیاں رونما ہورہی ہیں اس سے اپنے علاقے کی ثقافت کے ساتھ ساتھ دوسرے ملکوں کی ثقافت کا علم بھی حاصل ہوتا ہے۔

امن اور تنازعہ

امن

امن کے معنی سکون، خاموشی اور صلح وصفائی کے ہیں۔ امن معاشرے میں سکون پیدا کرتا ہے۔ امن سے محبت، اعتماد، تعاون اور احترام کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ دُنیا کے تمام مذاہب امن کا درس دیتے ہیں۔ اسلام دنگا وفساد اور انتشار پھیلانے سے منع کرتا ہے۔

تنازعہ

تنازعے سے افراد، گروہوں اور قوموں میں لڑائی کا ماحول بن جاتا ہے۔ لوگوں میں اختلافات کے باعث دشمنی یا مقدمہ بازی کی فضاء پیدا ہوجاتی ہے۔ تنازعہ کا شکار ہونے والی پارٹیاں تباہ وبرباد ہوسکتی ہیں۔ تنازعہ دو ممالک کے درمیان بھی ہوسکتا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان وجہ تنازعہ مسئلہ کشمیر ہے۔

امن کے نتائج

1- امن پسند معاشرے میں لوگ خوشحالی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔
2- امن پسند قوم دنیا میں احترام کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے۔
3- ملک میں باہر سے سرمایہ آتا ہے جس سے لوگوں کا روزگار بڑھتا ہے۔
4- پُرامن معاشرے میں انصاف اور جمہوریت کا بول بالا ہوتا ہے۔
5- پُرامن معاشرے میں تعلیمی، معاشرتی اور معاشی ترقی ہوتی ہے۔

تنازعہ کے نتائج

1- اس سے انتشار اور فسادات بڑھتے ہیں۔
2- باہمی تنازعات ذہنی پریشانی کا باعث بنتے ہیں جس سے معاشرے کا سکون تباہ ہو جاتا ہے۔ اکثر

لوگ ذہنی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

-3 زندگی میں کشیدگی بڑھ جاتی ہے۔لوگوں کے آپس میں جھگڑے اور تصادم ہو سکتے ہیں۔

-4 معاشرے میں تصادم سے عدمِ استحکام پیدا ہوتا ہے۔قتل وغارت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

-5 تصادم ملک میں خانہ جنگی کا سبب بن سکتا ہے۔

-6 اگر دو ممالک کے درمیان تنازعہ ہو تو نوبت جنگ تک جا پہنچتی ہے۔

-7 معاشرتی اور معاشی خوشحالی متاثر ہوتی ہے۔

امن قائم کرنے کے طریقے

-1 قانون کی حکمرانی قائم کی جائے۔

-2 لوگوں کے مسائل کو بہتر انداز میں حل کیا جائے۔

-3 ہر شخص کو اپنی بات کہنے کا موقع دیا جائے۔

-4 بُردباری اور برداشت سے کام لیا جائے۔

-5 معاشرے کے تمام افراد کے لیے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

-6 روزگار کے مواقع مہیّا کیے جائیں تاکہ لوگوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

-7 اختلافات کی وجوہات تلاش کر کے مثبت اقدامات اٹھائے جائیں۔

تنازعات حل کرنے کے طریقے

-1 بات چیت کا طریقہ

آج کے دور میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بڑے بڑے معاشرتی، معاشی اور سیاسی مسائل فریقین کے مابین بات چیت کے ذریعے طے کر لیے جاتے ہیں۔

-2 ثالثی کا طریقہ

تنازعے کی صورت میں دونوں گروہ کسی تیسرے کو ثالث مقرر کر لیتے ہیں جس میں دونوں گروہ ثالث کا فیصلہ ماننے کے پابند ہوتے ہیں۔اس سلسلے میں پنچایت، جرگہ یا عدالتیں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

-3 سمجھوتہ

فریقین ایک دوسرے کو مراعات دے کر صلح کر لیتے ہیں۔ایسی صورتِ حال میں تعاون اور دوستی کی فضا قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

4- عوام اور حکومت کا رابطہ

ملکی مسائل حل کرنے کے لیے ''قومی میڈیا'' عوام اور حکومت کے درمیان رابطے کا موثر ذریعہ ہے۔ میڈیا اپنا مثبت کردار ادا کر کے معاشرے میں مختلف معاملات پر بحث و مباحثہ اور بات چیت کے ذریعے اتفاقِ رائے پیدا کر سکتا ہے۔

4- انسانی رویّوں کا کردار

اگر ہم معاشرہ میں اچھے شہری کی طرح رہیں تو معاشرہ میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اگر ہمارے رویّے منفی ہوں تو پُرامن معاشرہ بھی جھگڑوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ امن اور تنازعہ دونوں انسانی رویّوں کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر ہم اچھے انسان بن جائیں تو پوری دُنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

اہم معلومات

- ☆ کسی معاشرے میں سکون، سلامتی، متوازن تعلقات کا اظہار اور بے ضرر طریقے سے زندگی گزارنا امن کہلاتا ہے۔
- ☆ سمجھوتہ سے مراد وہ شرائط ہیں جن کی بنیاد پر دو افراد یا دو فریقوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پاتا ہے۔

ذرائع مواصلات

مواصلات دراصل خیالات، تصورات اور سوچ کا ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک انسان سے دوسرے انسان تک منتقل ہونے کا عمل ہے۔ اس کے ذریعے ہم ایک دوسرے سے رابطہ کرتے یا بات چیت کرتے ہیں۔ اگر ذرائع مواصلات نہ ہوں تو فرد معاشرہ سے کٹ کر رہ جائے۔ ذیل میں چند اہم ذرائع مواصلات کو بیان کیا گیا ہے۔

پوسٹل سروس (ڈاکخانہ)

پاکستان پوسٹ آفس ایک وفاقی ادارہ ہے جو لوگوں کو ڈاک کی سہولت مہیا کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ملک بھر میں ڈاک خانے قائم کیے گئے ہیں۔ یہ محکمہ اندرون اور بیرون ملک خطوط اور منی آرڈرز کی ترسیل کا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ لائسنس فیس بھی جمع کرتا ہے۔

ٹیلی فون اور ٹیلی گراف

اس میں ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کا محکمہ آتا ہے۔ اس کی دیکھ بھال کے لیے پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن لمیٹڈ (پی ٹی سی ایل) کام کر رہی ہے۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کے ذریعے کسی بھی بات یا خبر کو فوراً ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جا سکتا ہے۔

اہم معلومات

- ☆ ٹیلی گراف ایک ایسا برقی آلہ ہے جس کے ذریعے پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جاتا ہے۔
- ☆ پی۔ٹی۔سی۔ایل لاکھوں لوگوں کو انٹرنیٹ کی سہولت مہیّا کر رہا ہے۔

الیکٹرانک میل (ای-میل)

کمپیوٹر بیسویں صدی کی اہم ترین ایجاد ہے۔اب کمپیوٹر کا استعمال کر کے ای میل کے ذریعے چند سیکنڈ میں پیغامات دنیا کے کسی بھی حصے میں پہنچائے جاسکتے ہیں۔ای میل پیغام رسانی کا اہم ترین ذریعہ بن چکا ہے۔

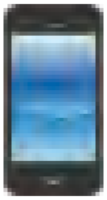
موبائل فون

ٹیلی فون

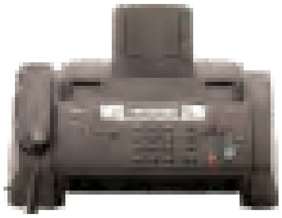
فیکس

لیٹر بکس

کمپیوٹر

فیکس مشین (Fax)

فیکس مشین پیغام رسانی اور اہم کاغذات کی ایک جگہ سے دوسری جگہ ترسیل کا اہم ذریعہ ہے۔کاغذات کو فیکس مشین میں ڈالا جاتا ہے،جس جگہ کاغذات کو بھجوانا ہو وہاں کا فیکس نمبر ڈائل کیا جاتا ہے۔دوسری فیکس مشین سے یہ کاغذات فوٹو کاپی کی طرح نکل آتے ہیں۔اس کے ذریعے ملکی اور غیر ملکی خبریں حاصل کرنا آسان ہو گیا ہے۔ہمارے دفتروں میں بھی اس کا استعمال عام ہے۔

اہم معلومات

☆ ایسے تمام ذرائع جن کے ذریعے ہم ایک دوسرے سے رابطہ کرتے یا بات چیت کرتے ہیں انہیں ''ذرائع مواصلات'' کہا جاتا ہے۔
☆ فیکس مشین ایک ایسی برقی مشین ہے جس کی مدد سے ہم اپنا تحریری مواد ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے بھیج سکتے ہیں۔

موبائل فون سروس

روایتی ٹیلی فون تار کے ذریعے دوسرے ٹیلی فون سے منسلک ہوتا ہے۔موبائل فون برقی مقناطیسی لہروں کے

ذریعے دوسرے فون سے رابطہ کرتا ہے۔موبائل فون پیغام رسانی کا تیز ترین اور سستا ذریعہ ہے۔ یہ ٹیلی فون کی ترقی یافتہ شکل ہے۔موبائل فون نے انسانی زندگی میں بڑی آسانی پیدا کر دی ہے۔آپ جہاں بھی ہوں، دوسری جگہ بات کر سکتے ہیں۔ملک میں آدھی سے زائد آبادی موبائل فون استعمال کرتی ہے۔

موبائل فون کے فوائد اور نقصانات

موبائل فون کے فوائد اور نقصانات درج ذیل ہیں:

فوائد

1- موبائل فون پیغام رسانی کا تیز ترین اور سستا ذریعہ ہے۔
2- موبائل فون نے تارکینِ وطن کو اپنے گھر والوں کے قریب کر دیا ہے۔
3- کاروباری سرگرمیوں کو تیز کر دیا ہے۔

نقصانات

1- موبائل فون کے استعمال سے نوجوان اکثر بے وقت اور فضول گفتگو میں مصروف رہتے ہیں۔
2- موبائل فون کے بے جا استعمال سے بچوں کا تعلیمی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔
3- لوگ اکثر اس کا استعمال گاڑی چلاتے وقت بھی کرتے ہیں جس سے لوگ حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔
4- موبائل فون کے استعمال سے دہشت گردی بڑھی ہے۔ نیز اسے ڈکیتی اور چوری کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

i- پنجاب میں کون سی زبان بولی جاتی ہے؟

(الف) پشتو (ب) پنجابی
(ج) بلوچی (د) سندھی

ii- صوبہ خیبر پختونخوا میں لوگوں کی پسندیدہ غذا کون سی ہے؟

(الف) گوشت (ب) چاول
(ج) ساگ (د) آلو قیمہ

iii- حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کا عرس کس شہر میں منعقد کیا جاتا ہے؟
(الف) کراچی (ب) لاہور
(ج) کوئٹہ (د) فیصل آباد

iv- پیغام رسانی کا تیز ترین ذریعہ کونسا ہے؟
(الف) ٹیلی وژن (ب) موبائل فون
(ج) ڈاک (د) ریڈیو

2- خالی جگہیں پُر کریں۔

i- اُردو ہماری ___________ زبان ہے۔
ii- سندھ میں ___________ بولی جاتی ہے۔
iii- صوبہ بلوچستان کے لوگوں کی پسندیدہ خوراک ___________ ہے۔
iv- کمپیوٹر ___________ صدی کی اہم ترین ایجاد ہے۔
v- اجرک ___________ کی ثقافت کا نشان ہے۔

3- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

i- امن کی تعریف کریں۔
ii- فیکس مشین کس طرح کام کرتی ہے؟
iii- لڑائی جھگڑے کیوں پیدا ہوتے ہیں؟
iv- امن کو کیسے فروغ دیا جاسکتا ہے؟
v- ثقافت کو مثالوں سے واضح کریں۔
vi- پنجاب کی ثقافت پر نوٹ لکھیں۔
vii- امن اور تنازعہ سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔
viii- مواصلات کی تعریف کریں اور اس کے اہم ذرائع بیان کریں۔

عملی کام (سرگرمیاں)

i- سکول میں ثقافت سے متعلق ایک ہفتہ منائیں۔ اس ہفتے میں علاقائی لباس، کھانوں اور دیگر اشیاء کی نمائش کی جائے۔
ii- ہر علاقے کی کہانیاں سنائی جائیں۔
iii- بچوں کو گھروں اور سکولوں میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی تربیت دیں۔
iv- ٹیچر، طلبہ کو ٹیلی فون ڈائریکٹری کا استعمال کرنا سکھائیں۔

فرہنگ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اطراف	طرف کی جمع	سطح	زمین کا اُوپر والا حصّہ
بلندی	اونچائی	سیاحت	سیر و تفریح
بردباری	صبر و تحمّل	شرح خواندگی	پڑھے لکھے لوگوں کی شرح
پیش گوئی	قبل از وقت بات	طُول	لمبائی
پیغام رسانی	پیغام پہنچانا	عرض	چوڑائی
تنازعہ	جھگڑا	علامات	نشانیاں
تودا	مٹی کا ڈھیر	قابلِ ذکر	ذکر کے قابل
تہوار	اہم دن	ق۔م	قبل مسیح
تحفّظ	حفاظت	قائل	ماننا
ثالثؔ	منصف	کیفیت	حالت
حکمرانی	راج	گھٹنا	کم ہونا
حصول	حاصل ہونا	مردُم شُماری	افراد کی گنتی
خاصیّت	خوبی	مطمئن	تسلّی ہونا
دوآبہ	دو دریاؤں کا درمیانی علاقہ	مفکّرین	سوچ بچار کرنے والے
دھرتی	زمین/وطن	منظّم زندگی	بہترین رہن سہن
دنگا فساد	لڑائی	میسّر	حاصل ہونا
رسم الخط	تحریر	مؤقف	نقطۂ نظر
رُونما	ظاہر	نقلِ مکانی	ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
سوشل ویلفیئر	فلاح و بہبود	وحدانیت	ایک خدا کو ماننا
سطحِ مُرتفع	ذرا اونچائی والے علاقے	یکساں	ایک جیسی